Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org
http://www. Khatme-nubuwwat.org.pk

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

3

9 تا 15 جون 2000ء

اسرائیلی خواتین میں قبول اسلام کا رجحان

جرمنی میں ۸ ہزار لڑکیاں اسلام کی پناہ میں

یہودی عیسائی اور قادیانی سازش

قادیانیت سے اسلام تک

بُشریٰ باجوہ صاحبہ کی روئیداد

قانونِ توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ترمیم

جنرل پرویز مشرف کی فاش غلطی

دینی مدارس کے خلاف زہر افشانی

قیمت: ۵ روپے

بحری جہاز کا عملہ مسافر ہے شہری بندرگاہ پروہ مقیم بن سکتا ہے؟

س ـــ میں ایک بحری جہاز میں چیف انجینئر ہوں' زندگی کا بیشتر حصہ سمندروں میں سفر پر گزرتا ہے مجھے اور میرے دوسرے ساتھیوں کو حسب عمدہ رہائش' خوراک کی جملہ ضروریات (مجوزہ قانون کے تحت) میسر ہیں' یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں بعض دفعہ لگاتار بغیر رکے دو دو ماہ تک سفر میں رہنا پڑتا ہے' چند دن کسی بندرگاہ پر رکے' اور پھر سفر شروع ہو جاتا ہے۔ جہاز کسی بھی بندرگاہ پر چندرہ دن سے زیادہ نہیں ٹھہرتا۔ (بعض دفعہ ایک ماہ بھی رک جاتا ہے) میں بفضلہ تعالیٰ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ باجماعت اور بعض دفعہ اکیلے جیسا بھی موقع ہو' اپنی نمازیں فقہ حنفی کے تحت اہل سنت والجماعت کے طریقے پر ادا کرتا ہوں ہم سب اپنے آپ کو مسافر تصور نہیں کرتے (کیونکہ جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا کہ ہمیں رہائش و خوراک اور پرسکون ماحول حسب عمدہ میسر ہے) چند دن ہوئے ہمارے ایک نئے ساتھی نے جو کیپٹن کے عہدے پر فائز ہو کر ہمارے جہاز کے عملے میں شامل ہوئے ہیں' ہماری نماز کی ادائیگی پر اعتراض کیا ہے اور اپنے اعتراض کے جواز میں ایک مولانا صاحب کا تحریری فتویٰ بھی دکھایا ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ: "بحری جہازوں کے عملے اور کارکنوں کو اپنی نمازیں بحیثیت مسافر کے ادا کرنی چاہئیں۔ (یعنی اختصار کے ساتھ فرض نماز آدھی) بصورت دیگر وہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوں گے۔"

"مولانا صاحب آپ ہمیں مندرجہ بالا حالات کے تحت جو درج کئے گئے ہیں کشمکش سے نکالیں' کیا بحری جہاز کے عملے / اکارکن کو پوری سہولتیں میسر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسافر تصور کرنا چاہئے؟ یا اپنی نمازیں مکمل طور پر ساکن کے تصور پر پڑھنی چاہئیں؟ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے مسافر کو اختصار کے ساتھ ادا کرنے کا حکم' (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم خداوندی کے تحت) دیا جانا' سفر کی تکالیف اور مشکلات کی وجہ سے ہے' مولانا صاحب اس بات کا کیا جواز ہے کہ مسافر سہولت کی خاطر فرض نماز تو اختصار کے ساتھ پڑھے جبکہ بقیہ نماز کی سنتیں اور نوافل پورے ادا کرے۔ میرے عرض کرنے کا مدعا یہ ہے کہ مسافر کو اگر سہولت ہی لینی ہے تو صرف فرض نماز کے لئے کیوں' پوری نماز کے لئے کیوں نہیں؟ سنتیں اور نوافل پورے ادا کرنا اگر آسان ہو سکتا ہے تو فرض نماز پوری ادا کرنے میں کیا مشکل ہو سکتی ہے؟ حضرت' شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی روشنی میں دلائل کے ساتھ جواب دے کر ہمیں ذہنی کوفت اور پریشانی سے نجات دلائیں' اس سے بہتوں کا بھلا ہو گا۔

ج...... آپ کے سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ بحری جہاز کا عملہ تمام تر سہولتوں کے باوجود مسافر ہے۔ البتہ جہاز جب کسی شہر میں لنگر انداز ہو اور بندرگاہ شہر کا ایک حصہ تصور کی جاتی ہو اور اس جگہ پندرہ دن کا یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کی جائے گی۔ آپ کا یہ ارشاد بجا ہے کہ "سفر میں نماز قصر کا حکم دیا جانا سفر کی تکالیف اور مشکلات کی وجہ سے ہے۔" لیکن چونکہ سفر میں عموماً تکالیف و مشقت پیش آتی ہی ہے اس لئے شریعت نے قصر کا مدار سفر پر رکھا ہے۔ ورنہ لوگوں کو یہ فیصلہ کرنے میں دشواری پیش آتی کہ اس سفر میں تکلیف و مشقت ہے یا نہیں۔ خلاصہ یہ کہ حکم کی اصل علت تو تکلیف و مشقت ہی ہے مگر اس کا کوئی پیمانہ مقرر کرنا مشکل تھا۔ اس لئے شریعت نے احکام کا مدار خود تکالیف پر نہیں رکھا بلکہ سفر پر رکھا ہے خواہ اس میں مشقت ہو یا نہ ہو۔ اس لئے آپ لوگوں کو نماز قصر ہی کرنی ہوگی۔ قصر صرف فرض رکعات میں ہوتی ہے' سنتوں اور نفلوں میں نہیں' لیکن سفر میں سنتیں' نفل کی حیثیت اختیار کر جاتی ہیں اور ان کا پڑھنا اختیاری امر بن جاتا ہے۔ تاہم اگر سفر میں فراغت و اطمینان ہو تو سنن و نوافل ضرور پڑھنے چاہئیں مگر فرض نماز قصر ہی ہوگی۔ پوری پڑھنا جائز نہیں۔

کیا ریل میں سیٹ پر بیٹھ کر کسی طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

س...... اخبار جہاں میں بعنوان کتاب و سنت کی روشنی میں ایک مسئلہ لکھا ہے' جس کی عبارت یہ ہے: سوال: اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ ریل گاڑی اور بسوں میں بوقت نماز نمازی لوگ سیٹ پر بیٹھ کر جس طرف بھی منہ ہو نماز پڑھ لیتے ہیں' کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟ (جواب)" نماز ہو جاتی ہے" اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج...... نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا شرط ہے' اور قیام بشرط قدرت فرض ہے' فرض اور شرط فوت ہو جانے سے نماز بھی نہیں ہوتی' پس اخبار جہاں کا لکھا ہوا مسئلہ غلط ہے۔ ریل میں کھڑے ہو کر قبلہ رخ نماز پڑھنی چاہئے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۹ ۶ تا ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ مطابق ۹ تا ۱۵ جون ۲۰۰۰ء شمارہ ۳

سرپرست
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

سرپرست
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان — مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری — مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو راجپوت

ٹائٹل ڈیزائننگ
ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ
فیصل عرفان

اس شمارے میں

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے خون کا قرضہ		6
دینی مدارس کے خلاف زہر افشانی	(مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)	9
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا	(جناب محمد رمضان میاں)	12
یہودی، عیسائی اور قادیانیوں کی سازش	(حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ)	14
اسرائیلی خواتین میں قبول اسلام کا رجحان	(کرم اللہ خان، لندن)	17
قادیانیت ایک دھوکہ	(مولانا محمد اکرم طوفانی)	18
قادیانیت سے اسلام تک	(عزیزی باجوہ صاحب)	19
ہفت روزہ ختم نبوت کا انیسواں سال	(مولانا محمد اشرف کھوکھر)	19
اخبار ختم نبوت		25

زرتعاون بیرون ممالک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۱۴۹۵
کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0171-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہ حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

(اداریہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے خون کا قرضہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ، ترجمان ختم نبوت، شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد کے معتمد، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مداح، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ، قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کے خوشہ چین، مولانا عبدالرحیم اشعر کے رفیق، محدث العصر سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین ''ہم نام و ہم کام'' امام اہلسنت مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے مؤید، مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور مولانا اللہ وسایا کے مربی، جاں نثاران ختم نبوت کی نظروں کے مہر، امت مسلمہ کے شفیق بزرگ، ولی کامل، درویش وقت، فقیہہ دوراں، محدث وقت، حکیم العصر، ترجمان علماً دیوبند، مجاہد اعظم، جیش محمدؐ کے سرپرست اعلیٰ، مجاہدین افغانستان کے معاون، عالم بے بدل، قادیانیت و رفض، ارتداد کے لئے ننگی تلوار، تحریر و تقریر کے شہسوار، اکابر علماً کرام کی محبوب شخصیت، مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے تربیت یافتہ، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل، عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مدرس، ''ختم نبوت'' کے مدیر اعلیٰ، تحفہ قادیانیت کے مؤلف، آپ کے مسائل اور ان کا حل کے کالم نگار، ۳۵ سے زائد کتابوں کے مؤلف، مولانا فضل الرحمن، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا مسعود اظہر، مولانا اعظم طارق، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا سعید احمد جلالپوری، مفتی منیر احمد اخون اور دیگر علماً کرام کے مرشد، جاں نثاران ختم نبوت کی آنکھوں کی ٹھنڈک، لاکھوں مریدین کے مرجع مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۱۸/ مئی ۲۰۰۰ء کو اس شان سے شہید ہو کر رخصت ہوئے کہ ایک خواب کے مطابق سیدنا صدیق اکبر خلیفہ اول، سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور لاکھوں فرشتوں کے ہمراہ جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور کروڑوں مسلمانوں نے اشکبار اور پرنم آنکھوں سے شہید اسلامؒ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مشائخ عظام، علماً کرام کا تعزیت کے لئے تشریف آوری کا سلسلہ جاری ہے۔

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کے بقول: ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے ترجمان سے محروم ہو گیا۔''

تعزیت کے سلسلے میں جنرل پرویز مشرف تشریف لائے اور تعزیت کی۔ اس موقع پر ان کے سامنے یہی مطالبہ رکھا گیا کہ حضرت مولانا شہیدؒ نے اپنی جان کا نذرانہ کسی معمولی مقصد کے لئے نہیں دیا ہے اور ان کا خون اتنا ارزاں نہیں ہے کہ اس کو صرف دو چار کرائے کے مجرموں کی گرفتاری تک محدود کر دیا جائے، اس لئے ہم اس سلسلے میں احتجاج کر رہے ہیں اور یہ ہمارا مطالبہ ہے۔ قاتل تو خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے لیکن بات سوچنے کی یہ ہے کہ جب ایک درویش صفت ہستی جن کی دعاؤں سے پاکستان کو استحکام حاصل ہوتا تھا اور لوگ اعتماد حاصل کرتے تھے اس عظیم ہستی کو دن دہاڑے ہزاروں افراد کی موجودگی میں دو چار لڑکوں نے شہید کر دیا تو عام آدمی کی حالت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ قوم پر اسی خوف و ہراس کی کیفیت کا طاری ہونا بہت خطرناک بات ہے۔ حدیث شریف میں اس کو ''وہن'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی موت کا خوف یا کشیدگی اور دنیا کی محبت، ایسی قوم دشمن کے سامنے کسی صورت میں نہیں ٹک سکتی اور دشمن اس کو تر نوالہ کی طرح کھا لیتا ہے۔ روس میں یہ حالت طاری ہوئی تو گنتی کے کیمونسٹوں نے کروڑوں مسلمانوں کو مغلوب کیا، یہ حالت تھی کہ چند لوگ آتے اور جس کو چاہتے تھے ختم کر کے چلے جاتے، کوئی ان کو روکنے والا نہ ہوتا، جمعہ کے اجتماع میں لاکھوں افراد کو گنتی کے چند لوگوں نے ختم کر کے سروں کے مینار بنائے، چنگیز کے دور میں بھی یہ سب کچھ ہوا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن اور مسلمان بزدل نہیں ہو سکتا"

پھر کیا بات تھی کہ ہزاروں افراد کی موجودگی میں بیس پچیس سال کے نوجوانوں کو ایسی ہستی پر حملہ کرنے کی جرأت کیسے ہوئی؟ اگر یہ صورتحال ختم نہیں ہوتی، قانون کی بالادستی نہیں ہوتی تو یہ قوم مردے سے بھی بدتر ہو جائے گی۔ اس لئے حکومت کو اس کی فکر کرنی چاہئے، علماء کرام کو فکر کرنی چاہئے، علماء کرام اور فوج مل کر مسلمانوں میں جرأت اور ہمت پیدا کرے، لوگوں میں بہادری کوٹ کوٹ کر بھرے اور دہشت گردی کا ہر ممکنہ طریقے سے سدباب کرے۔ جب تک قوم سے بزدلی نہیں نکلے گی تو مولانا رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ درندگی کی بھینٹ چڑھتے رہیں گے۔ وہ تو کامیاب ہو کر شہادت کے منصب پر فائز ہو گئے لیکن قوم مزید دہشت اور بزدلی کا شکار ہو کر دشمن کے لئے تر نوالہ بنتی رہے گی، انتہائی توجہ طلب ہے۔

جنرل مشرف صاحب! نے وعدہ تو کر لیا مگر پتہ نہیں یاد رہتا ہے یا نہیں؟ کم از کم وہ علماء کرام تو مسلمانوں میں جرأت پیدا کرنے کے لئے اقدامات شروع کرائیں۔

جنرل مشرف صاحب! پر واضح کیا گیا کہ مولاناؒ کی شہادت ایسے وقت میں ہوئی جبکہ ناموس رسالت کی تحریک چل رہی تھی اور حضرتؒ کی شدید خواہش اور مطالبہ تھا کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات اور امتناع قادیانیت آرڈیننس عبوری آئین میں شامل ہو کیونکہ قادیانیوں کی مکاری اور دھوکہ دہی سے جنرل مشرف متعارف نہیں، یہ آستین کے سانپ ہیں۔

قادیانیوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کو نہیں چھوڑا۔ اسلام کے سب سے اہم عقیدے پر زد لگانے کی کوشش کی، جہاد جیسے اہم فریضہ کو ختم کرنے کے لئے پچاس الماریوں جتنی کتابیں لکھیں، ان کے جھوٹ کا اندازہ نہیں، اس لئے جنرل صاحب! ان کے جھوٹ سے ہوشیار رہیں، وزارت قانون آپ کو غلط فہمی میں ڈالے گی کہ اس کی ضرورت نہیں، لیکن شہید اسلام مولاناؒ کے خون سے وفاداری یہ ہے کہ اس مطالبہ کو تسلیم کیا جائے۔ دینی جماعتوں نے بھی یہی مطالبہ کیا ہے، اس لئے جنرل صاحب! فوری طور پر عبوری آئین میں ان دفعات کو شامل کرا دیں تو انشاء اللہ ہم سمجھیں گے کہ حضرتؒ کا خون رائیگاں نہیں گیا۔ اس طرح افغانستان کے سلسلے میں سابقہ پالیسی بحال رکھیں، ملک میں شریعت کے نفاذ کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کرائیں۔

سندھ انتظامیہ کی قاتلوں کی گرفتاری کے سلسلہ میں سرد مہری

آج شہید اسلام مولانا لدھیانویؒ کی شہادت کو ۱۵ روز سے زیادہ گزر چکے ہیں لیکن تاحال قاتلوں کی گرفتاری کے سلسلے میں پیش رفت نہیں ہوئی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سندھ انتظامیہ کو اس سانحہ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اس لئے ہم مطالبہ کریں گے کہ سندھ انتظامیہ اس سلسلے میں سرد مہری کا مظاہرہ نہ کرے اور قاتلوں کو گرفتار کر کے سازش کو بے نقاب کرے۔

مولانا لدھیانویؒ کے مشن کو پورا کرنے کا عزم

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تعزیت کے سلسلے میں ہونے والے جلسوں اور آنے والے علماء کرام اور مشائخ عظام اور مسلمانوں نے اس بات کا عزم کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا مسئلہ ہو یا ناموس رسالت کا، جہاد افغانستان ہو یا روحانی سلسلہ، تصنیف و تالیف ہو یا تدریس و تعلیم تمام شعبوں میں حضرتؒ کا مشن جاری رہے گا اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی جائے گی۔

دینی مدارس کے خلاف زہر افشانی

پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ یہاں سب کچھ ہے مگر امن و سکون نہیں، یہاں ہر ایک کو تحفظ ہے مگر دین، دینی اقدار اور شعائر اسلام مساجد و مدارس کو تحفظ نہیں۔ دینی مدارس چونکہ دین کے قلعے ہیں لادین عناصر کو برداشت نہیں، وقتاً فوقتاً ان کے خلاف کارروائیوں کے منصوبے بنتے اور بگڑتے رہتے ہیں، آج کل مدارس دشمن سرگرم ہیں۔ اس مناسبت سے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا ایک مقالہ جو آج سے دس سال پہلے لکھا گیا تھا نذر ناظرین ہے۔ (مدیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

روزنامہ جنگ کراچی (۲/جنوری ۱۹۹۰ء) کی اشاعت میں ادارتی صفحہ پر احمد ندیم قاسمی کا کالم شائع ہوا جس میں ایک مراسلہ نگار کے حوالے سے مدارس عربیہ کے خلاف زہر افشانی کی گئی ہے، قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

"ویا ضلع اٹک سے شیر علی خان صاحب رقم طراز ہیں کہ آپ نے اپنے ایک کالم میں "یہ خوبصورت الفاظ" لکھے تھے کہ: "جو قومیں اپنے ذہن سے سوچنا ترک کر دیتی ہیں بعض مسائل کے بارے میں سوچنا گناہ سمجھتی ہیں وہ اپنے آپ کو منجمد کر ڈالتی ہیں۔" ان الفاظ کے حوالے سے انہیں بعض دینی مدارس یاد آ گئے۔ شیر علی صاحب کا ارشاد ہے کہ کچھ عرصہ پہلے پنجاب میں زکوٰۃ کے چیف ایڈمنسٹریٹر نے بتایا تھا کہ گزشتہ نو سال میں دینی مدارس کو ۳۳ کروڑ ۸۴ لاکھ ۲۰ ہزار روپے زکوٰۃ فنڈ میں سے دیئے گئے اور اس رقم سے ۲۰۸۴ دینی مدارس کے ۸۸ ہزار سات سو پچانوے طلبہ نے استفادہ کیا۔ شیر علی صاحب نے ایڈمنسٹریٹر صاحب کو لکھا کہ برائے کرم ان اعداد و شمار کے علاوہ یہ بھی بتایئے کہ ان دینی مدارس میں پڑھایا کیا جاتا ہے؟ وہاں کون لوگ پڑھتے ہیں؟ پڑھانے والے کون ہیں؟ اور کس قدر تعلیم یافتہ ہیں؟ کیا ان دینی مدارس میں کوئی ایسا بچہ بھی پڑھتا ہے جو کسی کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا ہو؟ کیا وہ سیاسی عناصر جو ہمہ وقت اسلام اور اسلامی نظام کی رٹ لگائے رکھتے ہیں، ان مدرسوں میں اپنے بچوں کو پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں؟ اگر نہیں بھیجتے اور یہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

طے ہے کہ نہیں بھیجتے تو معلوم ہونا چاہئے کہ کیوں نہیں بھیجتے؟

جو طلبہ ان مدرسوں سے فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں وہ کسی مسجد میں امامت کے علاوہ کیا اور کسی کام کے قابل ہوتے ہیں؟ جب کہ امامت کا معاملہ بھی مشکوک رہتا ہے کیونکہ ہماری مسجدیں بھی تو دیوبندی اور بریلوی اور شیعہ اور سنی اور اہلحدیث اور وہابی وغیرہ وغیرہ میں تقسیم ہو چکی ہیں۔ یا پھر صاف صاف کہئے کہ ان مدرسوں کے صرف یہ فوائد ہیں کہ منتظمین کی روٹی چلتی ہے اور غریب بچے جو دوسرے اسکولوں میں نہیں پڑھ سکتے یہاں داخل ہو جاتے ہیں، ماسٹے تانگے کی روٹی کھاتے ہیں اور جب مدرسوں سے فارغ ہو کر نکلتے ہیں تو جب بھی ان بے چاروں کا گزارہ مفت کی روٹی پر ہوتا ہے، تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ مروجہ تمام مضامین ریاضی، سائنس اور تاریخ وغیرہ کے علاوہ قرآن مجید کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔ قرآن مجید مسلمانوں کے ہر فرقے کا مشترک سرمایہ ہے اس لئے قرآن پاک کی تعلیم سے فرقہ سازی کی بیماری بھی ختم ہو جانے کا امکان ہے اور دین و دنیا کی تفریق کا بھی۔ شیر علی خان صاحب کے یہ مبارک خیالات ہماری طرف سے کسی نوع کے اضافے کے محتاج نہیں ہیں۔"

مراسلہ نگار نے دینی مدارس کے طلبہ پر نو سال میں ۳۳ کروڑ ۸۴ لاکھ ۲۰ ہزار روپے کی زکوٰۃ خرچ کرنے کا جو احسان دھرا ہے ذرا حساب لگا کر دیکھئے کہ یومیہ فی طالب علم کتنی رقم بیٹھتی ہے۔

ان دنوں پر مذکورہ بالا ۳۳۸۴۲۰۰۰۰ روپے کی رقم کو تقسیم کیا گیا تو فی دن خرچ ہونے والی زکوٰۃ ہوئی ۲۰۳۰۱۰ روپے۔

اور ایک لاکھ تین ہزار دس روپے کی رقم کو اٹھاسی ہزار سات سو پچانوے طلبہ پر تقسیم کیا گیا تو

فی طالب علم یومیہ رقم ہوئی ایک روپیہ سولہ پیسے۔

گویا مراسلہ نگار کی ساری غوغا آرائی کا حاصل یہ ہوا کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کو ایک روپیہ سولہ پیسے کی زکوٰۃ کیوں دی گئی؟ اس قوم کی بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کی داد دینی چاہئے جس کے افراد اپنے دین کی تعلیم پر ایک روپیہ سولہ پیسے کی "خطیر" رقم خرچ کرنے پر احتجاج کر رہے ہوں اور وہ بھی ٹیکس کی رقم سے نہیں بلکہ زکوٰۃ کی رقم سے۔

افسوس ہے کہ ان اعداد و شمار کو پیش کرتے ہوئے نہ تو مراسلہ نگار کو گھن آئی اور نہ ہمارے ملک کے نامور ادیب جناب احمد ندیم قاسمی کو مراسلہ نگار کے ان گھٹیا اور "نامبارک خیالات" کو اپنے کالم میں جگہ دیتے ہوئے کوئی خفت محسوس ہوئی۔

محترم مراسلہ نگار نے چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب سے دینی مدارس کے طلبأ پر خرچ کی گئی زکوٰۃ کے اعداد و شمار تو بڑی دلچسپی سے معلوم کرکے شائع کر دیئے (حالانکہ مراسلہ نگار کو بھی اعتراف ہے کہ جن طلبہ پر یہ زکوٰۃ (ایک روپیہ سولہ پیسے یومیہ) خرچ کی گئی وہ نادار ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کا صحیح مصرف تھے) کاش کہ انہوں نے چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب سے یہ معلوم کرنے کی زحمت فرمائی ہوتی کہ اس نو سال کے عرصہ میں زکوٰۃ کا بے محل استعمال کس قدر ہوا؟ کتنی رقم اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبأ پر (مسلم وغیر مسلم کی رعایت کئے بغیر) خرچ کی گئی؟ کتنی رقم نام نہاد رفاہی کاموں میں بغیر تملیک کے لگا دی گئی؟ کتنی رقم سرکاری اہلکاروں کے حصہ میں آئی؟ کتنی رقم بطور رشوت استعمال کی گئی؟ اور جتنی رقم دینی مدارس کو دی گئی اس میں سے کتنا کمیشن زکوٰۃ کے عملہ نے وصول کر لیا؟ شاید اس کا ریکارڈ جناب چیف صاحب کے دفتر میں بھی محفوظ نہیں ہوگا لیکن کراما کاتبین کے دفتر میں یقیناً محفوظ ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ زکوٰۃ کی جو رقم اپنے صحیح مصرف پر خرچ کی گئی اس پر تو جارحانہ انداز میں احتجاج کیا جارہا ہے اور زکوٰۃ کی جو رقم ایسی جگہوں پر خرچ کی گئی جن سے زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ہی ادا نہیں ہوئی، اس پر نہ کوئی سوال اور نہ احتجاج؟

مراسلہ نگار نے سوال کیا ہے کہ ان دینی مدارس میں کیا پڑھایا جاتا ہے؟ وہاں کون لوگ پڑھتے ہیں؟ پڑھانے والے کون اور کس قدر تعلیم یافتہ ہیں؟ کیا ان دینی مدارس میں کوئی ایسا بچہ بھی پڑھتا ہے جو کسی کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا ہو؟

مراسلہ نگار کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ دینی مدارس میں قرآن کریم، حدیث نبوی، اسلامی قانون، اسلامی عقائد وغیرہ علوم نبوت پڑھائے جاتے ہیں اور بعض وہ علوم بھی جو ان علوم کے لئے موقوف علیہ کی حیثیت رکھتے ہیں جن کے بغیر قرآن و حدیث اور دیگر اسلامی علوم کا سمجھنا ممکن نہیں، اگر مراسلہ نگار کی نظر میں ان علوم نبوت کی کوئی قیمت نہیں تو ہم انہیں عقل و فہم کے لحاظ سے معذور سمجھتے ہیں اور اگر ان کے خیال میں ان علوم کا زندہ رکھنا اور ان میں تخصص پیدا کرنا بھی امت کی ذمہ داری ہے تو دینی مدارس کے خلاف مراسلہ نگار کی "غوغا آرائی" "آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا" کا مصداق ہے۔

رہا یہ کہ ان دینی مدارس میں کون لوگ پڑھتے ہیں جواباً گزارش ہے کہ مراسلہ نگار کو مطمئن رہنا چاہئے کہ بحمد اللہ! وہاں سکھوں اور یہودیوں کے بچے نہیں پڑھتے بلکہ مسلمانوں کے بچے ہی زیر تعلیم ہیں۔

مراسلہ نگار پوچھتے ہیں کہ دینی مدارس میں پڑھانے والے کون ہیں؟ اور کس قدر تعلیم یافتہ ہیں؟ جواباً گزارش ہے کہ جو شعبہ دینی مدارس کے اساتذہ کے سپرد ہے وہ بحمد اللہ! اس میں مہارت رکھتے ہیں اور بغیر کسی فخر و مباہات کے کہا جاسکتا ہے کہ اس شعبہ میں بڑے بڑے پی ایچ ڈی ان کے سامنے طفل مکتب کی حیثیت رکھتے ہیں، باقی یہ مراسلہ نگار کی بلند نظری ہے کہ ان کے نزدیک یہود و نصاریٰ کے علوم کو پڑھنے پڑھانے والے تو تعلیم یافتہ ہیں لیکن علوم نبوت کے پڑھنے پڑھانے والے ان کی نظر میں تعلیم یافتہ نہیں۔

رہا مراسلہ نگار کا یہ کہنا کہ کیا ان مدارس میں کوئی ایسا بچہ بھی پڑھتا ہے جو کسی کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے؟ اس سلسلے میں چند گزارشات ہیں۔

اول: تو مراسلہ نگار کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بحمد اللہ! ان مدارس میں ایک معقول تعداد ان طلبہ کی بھی جن کا تعلق کھاتے پیتے مگر دیندار گھرانوں سے ہے، مراسلہ نگار ذرا زحمت فرما کر ملک کے اہم دینی مدارس میں تشریف لے جائیں، وہاں جاکر بچشم خود ملاحظہ فرمائیں۔

دوم: اگر فرض کر لیا جائے کہ ان دینی مدارس میں ایک بچہ بھی ایسا نہیں پڑھتا جس کا تعلق کھاتے پیتے گھرانے سے ہو تو مراسلہ نگار ہی بتائیں کہ اس میں قصور دینی مدارس کا ہے؟ یا کھاتے پیتے گھرانوں کا؟ اگر کھاتا پیتا گھرانا دولت کی بدمستی میں دین اور دینی تعلیم سے بے نیاز ہو چکا ہے تو یہ اس کی اپنی بدبختی و شقاوت ہے، دین، دینی تعلیم اور دینی مدارس پر کیا الزام ہے؟ یہ حق تعالیٰ

شانہ کی تقسیم ہے کہ اکثر و بیشتر دین اور دینی علوم کے پاسبان غریب اور پسماندہ طبقہ ہی رہا ہے۔

سوم: مراسلہ نگار کا دینی مدارس پر یہ طنز کرنا کہ کھاتے پیتے گھرانوں کے بچے ان میں کیوں تعلیم نہیں پاتے؟ یہ بالکل وہی بات ہے جو مکہ کے کافر قرآن کریم پر طنز کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ یہ قرآن ایک غریب آدمی پر کیوں نازل کیا گیا، مکہ اور طائف کی دو بستیوں میں سے کسی کھاتے پیتے آدمی پر یہ قرآن کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ کیسی ستم ظریفی ہے کہ مراسلہ نگار آج کفار مکہ کی ترجمانی کرتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں پر وہی پھبتی اڑا رہے ہیں جو کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اڑایا کرتے تھے۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں کہ جو طلبہ ان مدارس سے فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں وہ کسی مسجد کی امامت کے علاوہ کیا اور کسی کام کے قابل ہوتے ہیں؟ گویا مسجد کی امامت اور دوسرے دینی مشاغل مراسلہ نگار کے نزدیک کوئی کام ہی نہیں، بھنگیوں کا کام تو مراسلہ نگار کے نزدیک "کام" ہے مگر قرآن کریم کا پڑھنا اور پڑھانا اور دینی علوم کی تعلیم دینا، مسلمانوں کو پیش آمدہ ضروریات میں دینی رہنمائی کرنا، ان کو شرعی مسائل بتانا سرے سے کوئی کام ہی نہیں؟ دنیا کا کون مسلمان ہو گا جو مراسلہ نگار کی اس ذہنی پرواز کی داد نہ دے گا؟۔

مراسلہ نگار کی عقل و دانش صرف اس بات پر احتجاج کر رہی ہے کہ ایک روپیہ سولہ پیسے کی زکوٰۃ ایسے لوگوں کو کیوں دی جا رہی ہے جن کی سرگرمیاں صرف اور صرف دین تک محدود ہیں۔ ممکن ہے کہ کل کوئی مراسلہ نگار سے بھی زیادہ عقلمند شخص یہ احتجاج کرنے لگے کہ قومی خزانے کا کھربوں روپیہ فوج پر کیوں خرچ کیا جا رہا ہے جب کہ بیس سال سے ہماری کسی ملک سے جنگ ہی نہیں ہوئی اور نہ اتنی بڑی فوج کا کوئی مصرف سامنے آیا ہے۔

سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور دیگر عدالتوں پر اتنا بڑا سرمایہ کیوں خرچ کیا جا رہا ہے؟ جب کہ بظاہر غریب عوام کو ان سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا اور نہ کوئی غریب کسی عدالت سے رجوع کر سکتا ہے۔ ایسے سوالات اٹھانے والا یا تو ملک کا دشمن تصور کیا جائے گا اور اسے فوری طور پر گرفتار کر کے پس دیوار زنداں بھیجا جائے گا، یا اس بے چارے کو ذہنی معذور قرار دے کر اسے کسی دماغی ہسپتال میں داخل کرنے کا مشورہ دیا جائے گا۔ ٹھیک اسی طرح مراسلہ نگار کا دینی مشاغل و مصروفیات کو "بے کار" قرار دینا اس کا علانیہ یا تو دین دشمنی ہے یا ذہنی افلاس کہ:

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

مراسلہ نگار کو دین پر خرچ ہونے والے ایک روپیہ سولہ پیسے کی گراں قدر زکوٰۃ کی رقم بری طرح چبھ رہی ہے اور وہ اس پر احتجاج کر رہے ہیں کہ یہ بھیک ان بے کار لوگوں کو کیوں دی جا رہی ہے؟ لیکن کیا ان سے کوئی شخص یہ دریافت کر سکتا ہے کہ لاکھوں روپے یومیہ جن ادبی و تعلیمی اداروں کو دیئے جا رہے ہیں ان سے فارغ ہونے والے ادیبوں، شاعروں لاکھوں تعلیم یافتہ افراد نے "شغل بے کاری" کے سوا قوم کو کیا دیا ہے؟ اور ان کا مشغلہ ہلڑبازی، لوٹ مار، زناکاری اور قتل و غارت کے سوا کیا ہے؟ ان اداروں کے خلاف آپ نے کبھی احتجاج نہیں کیا جن کو قوم کے نونہالوں نے "میدان کارزار" بنا رکھا ہے اور جن کی وجہ سے قوم کا ناک میں دم ہو رہا ہے، آپ دینی مدارس کے طلبہ کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں، جو بے چارے معاشرے کے لئے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کرتے۔ قوم کو شرافت اور شائستگی کی تعلیم دیتے ہیں۔

آخر میں مراسلہ نگار نے افلاطون دانش سے عقل مستعار لے کر یہ تجویز پیش کی ہے کہ ان دینی مدارس کو اسکولوں میں تبدیل کر دیا جائے۔ ماشاء اللہ اسکولوں اور کالجوں سے فارغ ہونے والے بے کار گریجویٹوں کی کھیپ شاید پہلے ہی کم ہے جس میں اضافہ کا مراسلہ نگار مشورہ صادر فرما رہے ہیں۔ مراسلہ نگار سے اس ضمن میں اتنی ہی گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ ہزار بار دینی مدارس کو ختم کرنے کی کوشش کر دیکھیں یہ انشاء اللہ ختم نہیں ہوں گے۔ جب حکومت ان کو زکوٰۃ کے چند ٹکے نہیں دیتی تھی یہ جب بھی چل رہے تھے اور آئندہ اگر حکومت "معارف پروری" اور دینی اقدار کی بلندی کے جذبے سے اس خیرات کو بند کرنے کا فیصلہ کرلے تب بھی یہ دینی مدارس چلتے رہیں گے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو قرآن کریم اور علوم نبوت کا دنیا میں رکھنا منظور ہے اس وقت تک قرآن کریم اور علوم نبوت کے حاملین کی خدمات بھی زندہ و پائندہ رہیں گی۔ ہم نے پہلے بھی دینی مدارس کو مشورہ دیا تھا اور اب اس مشورہ کو پھر دہراتے ہیں کہ بھوکوں مرنا گوارا کریں لیکن حکومت کے ہاتھ سے ایک پیسہ کی امداد قبول نہ کریں۔ (گو زکوٰۃ کا پیسہ خالصتاً عوام کا پیسہ ہے جس کا حکومت کے مالیاتی ذرائع سے کوئی تعلق نہیں ہے) انشاء اللہ، ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانوں سے سامان پیدا ہو گا کہ:

"خدا خود میر ساماں است ارباب توکل را"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆☆.................☆☆

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تحریر: محمد رمضان میاں نیپالی ...

گزشتہ چند سالوں سے علماً کرام، صلحاً کرام کا قافلہ اس تیزی کے ساتھ دنیا سے جارہا ہے کہ اہل علم کی محفل یک بیک سنسان ہو کر رہ گئی ہے کچھ زیادہ دیر کی بات نہیں ہے کہ دنیاان دل آویز شخصیتوں سے مالا مال نظر آتی تھی جو علم و فضل اور ورع و تقویٰ میں اکابر علماً دیوبند کے یادگار تھے، جنہوں نے نفوس قدسیہ کے جمال جہاں آرا کا نظارہ کیا تھا چند ماہ قبل عالم اسلام کی مشہور شخصیت مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں الندویؒ ہم سے رخصت ہو گئے جن کی رحلت کا غم تاحال مندمل نہیں ہوا، ویسے تو دنیا سے ہر کسی کو جانا ہے باقی رہنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، اس دنیا کی ہر شخصیت خواہ وہ کتنی دلکش، کتنی پر بہار، کتنی ہر دلعزیز اور کتنی حیات افروز ہو بالآخر اسے ایک دن یہاں سے جانا ہے، آگے پیچھے کا فرق ضرور ہے لیکن ہم میں سے کوئی ہے جو یہاں ہمیشہ رہنے کے لئے آیا ہو؟ پھر بھی انسان کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ وہ اس سامنے کی حقیقت کو ہمیشہ نظر انداز کر کے اس کائنات اور اس میں پائی جانے والے رنگینیوں سے اس طرح دل لگا بیٹھتا ہے جیسے اسے اپنی بقائے دوام کی کوئی ضمانت مل گئی ہے!!

"کل من علیہا فان"

اور

"ولا تدری نفس بای أرض تموت"

کے قرآنی ارشادات سے کوئی کٹر سے کٹر دہریہ بھی انکار نہیں کرسکتا، لیکن عملی زندگی میں یہ مسلّم حقیقت ہماری نظروں سے اس طرح اوجھل رہتی ہے جیسے یہ کوئی حقیقت ہی نہیں اس کا نتیجہ ہے کہ اب تک اس بات پر یقین کرنے کو دل آمادہ ہی نہیں ہوتا کہ ہم سے آج ایک بڑی شخصیت جدا ہو گئی ہے شب و روز کے ہنگاموں میں نہ جانے کتنوں کے بارے میں یہ خبر ملتی ہے کہ وہ ہم سے رخصت ہو گئے، ان کا انتقال ہو گیا، ان کو حادثہ پیش آگیا، بہت سوں کے چھوٹ جانے سے دل شدید رنج والم محسوس کرتا ہے لیکن ایسے کم لوگ ہوتے ہیں جن کی وفات کی خبر دلوں پر بجلی سی گرا دیتی ہے جن کا آفتاب زندگی مشرق میں غروب ہو تو مغرب والے اندھیرے محسوس کریں اور جن کی یاد ان لوگوں کے دل میں بھی ایک ہوک سا پیدا کر دے، جو ان سے رشتہ داری کا رسمی رابطہ بھی نہیں رکھتے، آج ہم سے ایسی شخصیت جدا ہو گئی ہے جس کی جدائی کا غم نہ صرف علماً و طلباً پاکستان و اہلیان پاکستان کو ہے بلکہ آہ! حضرت اقدسؒ کی جدائی کا غم ساری دنیا کو ہے کل تک جس شخصیت کے نام کے ساتھ "مدظلہم العالی" لکھا جاتا تھا۔ آج ان کے نام کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" لکھتے ہوئے جو کچھ دل پر بیت رہی ہے، زبان و قلم میں طاقت نہیں کہ اس کیفیت کا ہزارواں حصہ بھی کاغذ پر منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا ایسی بنائی ہے کہ اس میں غم اور خوشی، راحت اور تکلیف کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں نہ یہاں خوشی خالص ہے، نہ غم خالص۔ اس لئے یہاں غموں اور صدموں کا پیش آنا کوئی اچنبھے کی بات ہے نہ کوئی غیر معمولی چیز لیکن بعض صدمے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا اثر پوری امت پر پڑتا ہے اور بعض ان کے عالمگیر اثرات کی وجہ سے ان کا زخم مندمل ہونا آسان نہیں ہوتا (تیرہ صفر المظفر ۱۴۲۱ مطابق ۱۸/ مئی بروز جمعرات ۲۰۰۰ء) ایسا ہی عظیم صدمہ قطب العصر، عارف باللہ بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی شہادت کا حادثہ پیش آیا، جس نے ہر اس شخص کو ہلا کر رکھ دیا جو حضرت شہیدؒ سے عقیدت و محبت رکھتا تھا، مگر دل اس بات پر آمادہ ہو ہی نہیں رہا ہے کہ ہمارے حضرت شہیدؒ ہم سے جدا ہو گئے ہیں، دل مانے بھی تو کیسے ایسی عظیم شخصیت کا سانحہ جسے دنیا کبھی نہیں بھلا سکتی جن کی عظیم قربانیوں کو دنیا آخری دم تک یاد رکھے گی:

آتی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو
گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

ہمارے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برسائے کہ وہ ایسے ہی لوگوں میں سے تھے اپنے اخلاص، للّٰہیت، مجاہدانہ عزم و عمل اور پر خلوص خدمات کی وجہ سے وہ علمی اور دینی

حلقوں میں ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ جو شخص بھی علم و دین کی کچھ قدر و قیمت اپنے دل میں رکھتا ہے اس کے لئے ان کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے، زندگی میں کبھی کسی واقعے یا حقیقت کے تسلیم کرنے سے کلیجہ اس بری طرح نہیں کٹا، جس طرح اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کٹ رہا ہے۔ جس منور چہرے کا دیدار غم و تشویش کا مداوا تھا، اب زندگی بھر کے لئے روپوش ہو چکا ہے، جس مقدس ہستی کی آواز اور درس و تدریس سے "جامعہ العلوم الاسلامیہ" کی دیواریں گونجتی تھیں، اب جیتے جی سنائی نہیں دے گی، ایسی شخصیت کا سایہ ہمارے سروں سے اٹھ چکا ہے اور زندگی اب تک جس ذات کے گرد گھوم رہی تھی، اب وہ جلوہ افروز نہیں رہی اور علم و فضل کی وہ محفل اجڑ گئی، اصلاح و ارشاد کی وہ مسند ویران ہو گئی، تفقہ اور تدین کا وہ آفتاب روپوش ہو گیا، اصابت رائے اور دینی بصیرت کا وہ سرچشمہ چھن گیا، خدایا! تو ہی اس صدمہ پر صبر دے گا تیرے سوا کوئی دستگیری کرنے والا نہیں۔

"اللھم لاملجا ولا منجا الا الیک"۔۔

کروں کس طرح پیش آخر عقیدت کا یہ نذرانہ
درودیوار لیں گے سسکیاں روئے گا کاشانہ

میں اپنے "حضرت اقدس شہید رحمۃ اللہ علیہ" کی وفات پر امت مسلمہ کو کس طرح تعزیت پیش کروں، کیا لکھوں، کس طرح لکھوں، کس لئے لکھوں؟

اپنے تاثرات کے اظہار کے لئے الفاظ ڈھونڈتا ہوں تو اپنی حالت اس بچے سے مختلف معلوم نہیں ہوتی جس کی آنکھوں کی ساری کائنات لٹ چکی ہو، اس کے دل میں فریاد و فغاں کے طوفان برپا ہوں، لیکن اسے ایک لفظ بولنا نہ آتا ہو، فرق صرف یہ ہے کہ وہ چیخ چیخ بھر کے رو لیتا ہے تو اسے الفاظ کی ضرورت نہیں رہتی اور یہاں میری آنکھوں کا یہ عالم ہے کہ وہ آنسوؤں کو ترس ترس کر پتھر ہو چکی ہیں، یہاں بات صرف میرے حضرت اقدس کا سایہ سر سے اٹھ جانے کی نہیں، اگر بات صرف اتنی ہوتی تو یہ صدمہ ایسا گھمبیر نہ ہوتا، لیکن یہاں معاملہ ایسا ہے کہ ان کی شہادت سے نہ جانے کتنے سائے اس غمزدہ سر سے اٹھ گئے ہیں باپ کا سایہ، استاد کا سایہ، شیخ و مربی کا سایہ، ہادی اور رہنما کا سایہ اور ایک ایسے غمخوار و غمگسار کا سایہ جس کے اٹھنے کے بعد زندگی میں پہلی بار یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ غم و صدمہ کسے کہتے ہیں؟ ورنہ سخت سے سخت صدمہ اور بڑی سے بڑی فکر ان کے قدموں میں پہنچ کر بے نشاں ہو جاتی تھی اور ان کی پائنتی بیٹھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس کائنات میں ہمارے لئے محبت و شفقت کے سوا کچھ نہیں، اب بھی جب یہ صدمہ ناقابل برداشت ہونے لگتا ہے تو پاؤں بے ساختہ ہمارے جامعہ کے "دورۂ حدیث" کے درس گاہ کی طرف اٹھ جاتے ہیں، جس درس گاہ کی تخت پر بیٹھ کر آپؒ نے "شرح معانی الآثار للطحاوی" کا درس دیا، اپنی شہادت سے قبل اسی تخت پر بیٹھ کر نہ جانے کتنے بے شمار دلوں کے لئے شفا کا سامان کیا، کتنے تشنگان علم و معرفت کی پیاس بجھائی، کتنے ٹوٹے دلوں کو دلاسے دیئے، ان کے لبوں سے نکلی ہوئی ان گنت دعاؤں اور بے شمار اذکار و تسبیحات کی مہک آج بھی اس درس گاہ میں بسی ہوئی ہے، ہمارے حضرت اقدسؒ کی ہمہ گیر شخصیت حلقہ اہل و علم میں کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ دور حاضر کے ان نامور اکابر اہل علم میں سے تھے جن پر مسند علم و ناز کرتی ہے، جن کے زہد و تقویٰ پر ملائکہ رشک کرتے ہیں، جن کے حلم و صبر پر اللہ تعالیٰ کو پیار آتا ہے، جن کی سادگی و شگفتگی سے اسلاف کی یاد تازہ ہوتی تھی، جن کے وعظ و بیان پر غزالیٔ دوراں کا شبہ ہوتا ہے، آپ کے بیان و کلام میں بلا کی روانی اور حد درجے کا مٹھاس تھا، جس موضوع پر بولتے اس کا حق ادا کرتے، یوں محسوس ہوتا کہ زندگی بھر اس موضوع کا مطالعہ اور تیاری فرمائی ہے، دنیا سے کسی بھی عالم دین اور بڑی ہستی کا ہم سے جدا ہو جانا یقیناً قومی حادثہ ہے اور حقیقتاً "موت العالم موت العالم" کا مصداق ہے، مگر ہمارے حضرتؒ کا ہم سے جدا ہونا اس طریق سے ہوا کہ اگر وہ طبعی طور پر ہوتا تو دل کو منایا جا سکتا تھا، مگر ان کا جانا اس طرح ہوا کہ آج بھی وہ منظر یاد آتا ہے تو کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے، ہمارے حضرت اقدسؒ حسب معمول دس سے گیارہ بجے کے درمیان اپنی رہائش گاہ سے نمائش پر واقع اپنے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لے جا رہے تھے، حضرتؒ کے ہمراہ ان کے چھوٹے صاحبزادے مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور ان کے ڈرائیور حاجی عبدالرحمن صاحب تھے حضرت اپنی رہائش گاہ فلاح مسجد نصیر آباد فیڈرل بی ایریا سے نکل کر تھوڑے ہی دور آکر پھل فروش سے پھل خرید رہے تھے کہ اچانک شرپسند عناصر، دشمنان اسلام میں سے چار شیطان انسانی روپ میں حضرتؒ سے مصافحہ کے بہانے گاڑی سے شیشہ اتروا کر حضرتؒ پر گولیوں کی بارش برسادی جس پر حضرت اقدسؒ کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت کے ساتھ حضرت کا ڈرائیور حاجی عبدالرحمن صاحب شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے جاتے ہوئے راستہ ہی میں زخموں کی تاب نہ

لا سکتے ہوئے انتقال کر گئے۔ حضرت کے چھوٹے صاحبزادے مولانا محمد یحییٰ کو بھی زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے اور اب وہ آہستہ آہستہ صحت یاب ہو رہے ہیں۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں یہ خبر گیارہ بجے کے قریب موصول ہوئی تو حضرت کی شہادت کی خبر سن کر اساتذہ و طلبا کرام اپنی چیخوں پر قابو نہ پا سکے طلب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ادھر جیسے یہ خبر الیان کراچی پر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تو شہریوں نے احتجاجاً اپنا تمام کاروبار بند کر دیا، سڑکوں پر ٹریفک معطل ہونا شروع ہو گیا، کراچی کا اکثر علاقہ سوگ میں بند ہو گیا اور لوگوں کی بڑی بڑی ٹولیاں حضرت اقدسؒ کی مسجد جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا کی طرف روانہ ہو گئیں، وہاں پر مسجد اور اس کے اطراف کی سڑکوں پر تل دھرنے کی جگہ تک نہیں تھی، ظہر کے قریب جامعہ مسجد علامہ بنوری ٹاؤن میں اعلان ہوا کہ حضرت اقدسؒ کی نماز جنازہ رات عشاء کی نماز کے بعد احاطہ جامعہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی جائے گی، یہ خبر سنتے ہی لوگ علامہ بنوری ٹاؤن میں جمع ہونا شروع ہو گئے، ریڈیو پاکستان سے بھی خبر نشر ہوئی، رات عشاء کے قریب ملک بھر کے بڑے بڑے علماء کرام، دانشور، سیاسی و مذہبی رہنماء جامعہ بنوری ٹاؤن پہنچ گئے، تمام ہی لوگ غم سے نڈھال تھے اساتذہ و عقیدت مندوں کے چہرے مجسم کرب و اذیت بنے ہوئے تھے مگر ہر ایک دوسرے کو وبشر الصابرین کی قرآنی آیت کی یاد دہانی کرا رہے تھے اور یقیناً ہمارے اکابرین سلف ایسے مواقع پر بڑی برداشت اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیتے آئے ہیں۔

عشاء کی نماز میں حضرت کے عقیدت مندوں کی کثرت تعداد کی وجہ سے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے احاطے اور باہر سڑکوں پر پاؤں رکھنے کی جگہ نہ تھی، لاکھوں لوگ نماز جنازہ میں شرکت کے لئے دور دراز سے آئے تھے اخباری رپورٹ کے مطابق نماز جنازہ میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگ تھے۔ بہر حال رات دس بجے کے قریب حضرت اقدسؒ کی میت کو علامہ بنوری ٹاؤن لایا گیا، اس موقع پر کہرام مچ گیا، بڑی مشکل سے جنازہ کو احاطہ بنوری ٹاؤن میں داخل کیا گیا اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امامت میں حضرتؒ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور حضرتؒ کی وصیت کے مطابق حضرتؒ کی آخری آرام گاہ جامع مسجد خاتم النبیین گلشن اقبال کے احاطے میں حضرتؒ کو سپرد خاک کر دیا گیا، اس طرح ایک عظیم شخصیت ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں حضرت اقدسؒ کا نعم البدل عطا فرمائے اور ہم کمزوروں کو آپؒ کے مشن عظیم کو آگے بڑھانے والا بنائے۔ (آمین) دل تو چاہتا ہے کہ اپنے شیخؒ کو ان کی شہادت پر منظوم خراج تحسین پیش کروں مگر بقول علامہ اقبالؒ:

حقیقت یہ ہے کہ جامہ حرف تنگ
حقیقت ہے گفتار فرنگ
فروزاں ہے سینہ میں شمع نفس
مگر تاب گفتار کہتی ہے بس
اگر ایک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

☆☆..............☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA & SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Phone : 745543

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
پتہ: صرافہ بازار میٹھادر، کراچی 2:
فون: 745080

یہودی، عیسائی اور قادیانیوں کی سازش

قانون توہین رسالت میں ترمیم جنرل پرویز مشرف کی فاش غلطی

> گستاخان رسول کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ انہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے، ہر گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم عبرتناک موت سے ہمکنار ہوا ہے اور یہ سنت تاقیامت جاری رہے گی .... (مدیر)

جناب حشمت علی حبیب (ایڈووکیٹ)

مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ ورلڈ بینک آئی ایم ایف امریکہ، برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک اپنی سازش میں اس وقت کامیاب ہو جائیں گے جب ان کا دست نگر حکمران پاکستان میں اقتدار پر قبضہ کرے گا۔ حقوق انسانی اور احترام انسان کے نام پر اسلام آباد میں تیموں کے ایک ٹولے سے خطاب کرتے ہوئے جنرل پرویز مشرف نے آخر اس سازش کے کامیاب ہونے کا اعلان کر دیا، سازش یہ تھی کہ کسی نہ کسی طرح اس بنیاد کو ختم کر دیا جائے جس پر پاکستان قائم ہوا تھا اور وہ بنیاد تھی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے پچھلے ڈیڑھ سو سال سے برصغیر کے مسلمان اور ان کے عمائدین کوشاں ہیں اور اس سلسلے میں مرزا قادیانی سمیت انگریزوں کے لگائے ہوئے تمام پودوں کو بے اثر کرنے کے لئے قابل فخر قربانیاں دیں۔ اس جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ عیسائی، یہودی اور لادین قومیں مسلمانوں کے دلوں سے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو متاثر نہیں کر سکیں۔ جنرل مشرف نے تیموں کے ٹولے میں یہ اعلان کیا ہے کہ انسداد توہین رسالت کے قانون کے تحت کسی بھی گستاخ رسول کے خلاف اس وقت تک مقدمہ قائم نہیں کیا جائے گا جب تک گستاخ رسول کے

فعل کی تحقیقات ڈپٹی کمشنر خود نہ کرے، اس فیصلے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ عملی طور پر متعلقہ قانون غیر موثر ہو جائے گا۔ تعزیرات پاکستان میں درج جرائم کا سدباب کرنے کے لئے جو قوانین موجود ہیں وہ سب پاکستانیوں کے لئے ہیں۔ تمام حکومتیں ملک کے دستور اور قانون کے مطابق تمام شہریوں کے ساتھ برابر کا سلوک کرنے کی پابند ہیں انسانی حقوق کے عالمی منشور بھی ہر حکومت کو ایسی ہی قانون سازی کرنے کا پابند کرتا ہے۔

انسانی حقوق کی عالمی منشور کا دفعہ نمبر ۷ میں یہ کہا گیا ہے کہ:

"قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور سب بغیر کسی تفریق کے قانون کے اور امان پانے کے برابر کے حق دار ہیں۔"

اسی طرح دفعہ ۱۸ میں کہا گیا ہے کہ: "ہر انسان کو آزادی فکر آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا پورا حق ہے۔" چیف ایگزیکٹو کا اعلان ملک کے دستور قانون کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے عالمی منشور کے خلاف بھی ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ احترام انسانیت اور حقوق انسانیت کے نام پر منعقد کئے جانے والے کنونشن میں یہ اعلان کیوں کیا گیا۔ آیا یہ اعلان جنرل مشرف نے خود کیا ہے یا پھر ان سے یہ اعلان کروایا گیا ہے؟ کوئی بھی سمجھدار آدمی اسے قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی آزادی کی الف۔ب سے بھی واقفیت ہو ایسی فاش غلطی نہیں کر سکتا۔ سیکریٹری قانون فقیر محمد کھوکھر نے اس اعلان کے بارے میں کیا کردار ادا کیا ہے؟ کیا وہ اس بات سے واقف نہیں کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۵۰۶ کے تحت اگر کوئی آدمی تھانے میں جا کر یہ رپورٹ دیتا ہے کہ فقیر محمد نامی ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی دھمکی دی ہے تو اس شکایت پر پولیس افسر نہ صرف ایف آئی آر درج کر لیتا ہے بلکہ موبائل گاڑی بھیج کر دھمکی دینے والے کو اہل خانہ سمیت اٹھا کر تھانے لے آتا ہے، ایسی ہی تعزیرات پاکستان کے چیپٹر ۱۵ میں قرآن پاک کی بے حرمتی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی، اہل بیت، خلفائے راشدین، صحابہ، امہات المومنین کی شان میں گستاخی، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ یا احمدی کہلانے والے افراد شعائر اسلام کو استعمال کرنے پر مجرم قرار دیئے جاتے ہیں تو ان جرائم کے ارتکاب کرنے والوں کے

خلاف پولیس کو بے دست و پا کیا جاتا ہے۔ کیا سیکریٹری قانون کا چیف کی نگاہ میں قتل کی دھمکی دینے کا الزام ان جرائم سے بڑا ہے، دیکھنا یہ ہے کہ ایسی ناپاک جسارت کیوں کی گئی ہے۔ آیا سیکریٹری قانون فقیر محمد کھوکھر اور اس اعلان کرانے کے دیگر ذمہ داران خود قادیانی ہیں یا قادیانیوں کے آلہ کار بہر حال ایک بات طے ہے کہ یہ اعلان کرا کر وہ خود توہین رسالت کے زمرے میں آگئے ہیں، انہیں پبلک میں معافی مانگنی چاہئے اپنے فیصلے کو واپس لینا چاہئے ورنہ اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے، اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ جنرل مشرف کو اس کام کے لئے کیوں منتخب کیا گیا، ان کی حکومت نہ تو دستوری ہے اور نہ قانونی۔ اس سے پہلے نواز شریف حکمران تھا بین الاقوامی ادارے معاشیات کے دباؤ کے تحت نواز شریف سے بھی یہ کام کروانا چاہتے تھے کسی حد تک وہ اس میں کامیاب بھی تھے کیونکہ عملی طور پر گستاخان رسول کے خلاف ایف آئی آر فوراً درج نہیں ہوتی تھی اسی طرح بے نظیر سے بھی یہ قانون پاس کروانے کی کوشش کی گئی، بے نظیر حکومت نے وزیر قانون اقبال حیدر اور دیگر حواریوں کے ذریعے رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کی اور وہ اس میں بری طرح ناکام ہوئی، مجرمین کا ساتھ دینے والے بھی مجرم ہوتے ہیں۔ آج بے نظیر جلاوطن ہے اور نواز شریف پابہ سلاسل، جو بھی صاحب اقتدار یا اقتدار پر قابض شخص پاکستان کی بنیاد ختم کرنے کی کوشش کرے گا، اس کا حشر بے نظیر اور نواز شریف سے بھی برا ہوگا، جنرل مشرف کے لئے جو بات کرنے کی ہے وہ سودی نظام کو ختم کرنا ہے تاکہ پاکستان ورلڈ بینک آئی ایم ایف یا کسی بھی دنیاوی خدا کا محتاج نہ رہے، تحفظ ختم نبوت احترام قرآن پاک کے قوانین دراصل اس بات کی ضمانت ہیں کہ کوئی بھی بدبخت مذہبی جذبات سے کھیلنے کی کوشش نہ کرے یہ قوانین ہر پاکستانی کے لئے ہیں چاہے مسلمانوں ہوں، عیسائیوں ہوں یا کوئی کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، خرابی جب پیدا ہوتی ہے جب ایک مذہب کا پیروکار دوسرے کے مذہب میں مداخلت کرتا ہے۔ انسداد توہین رسالت کے قانون کے اطلاق میں جو رکاوٹ پیدا کی گئی ہے یہ بھی اسی تعریف میں آتا ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ انگریز حکمرانوں نے ایک منصوبہ بندی کے تحت برصغیر ہندو پاک کے مسلمانوں کو اپنا یا ہندوؤں کا محکوم رکھنے کے لئے دو محاذوں پر خاص طور پر کام کیا ایک محاذ ذریعہ تعلیم اور دوسرا محاذ مسلمانوں کے دل سے حب رسول کو ختم کرنا، تعلیم کے میدان میں وہ کامیاب رہے اور لارڈ میکالے کی سوچ کے تحت جو طرز تعلیم رائج ہوا۔ اس نے اب بھی ہمیں مختلف طبقوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ دوسری کوشش ہندوؤں کے ذریعے اور مرزا قادیانی کے ذریعے گستاخی کے واقعات کرانا تھا۔ الحمدللہ! جاں نثاران رسول اس محاذ پر ڈٹ گئے اور ایک ترکھان زادہ جو تاریخ میں غازی علم الدین شہیدؒ کہلایا سب پر بازی لے گیا، اس نے ہندو مصنف راجپال کو گستاخی کی ایسی سزا دی کہ وہ جہنم رسید ہوا، انگریزوں کی عدالت نے اسے سزائے موت سنائی، سزائے موت کے فیصلے کے خلاف دو انگریز ججوں نے اپیل کی سماعت کی قائد اعظم محمد علی جناح اس وقت صرف محمد علی جناح تھے وہ عدالت میں پیش ہوئے، اسی عدالت نے ایک سال پہلے ایک کم عمر لڑکے کو سزائے موت کی جگہ عمر قید کا فیصلہ دیا تھا لیکن غازی علم الدین جو کہ کم سن تھا اس کی اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے انگریز جج نہیں رہے بلکہ عیسائی بن گئے اور موت کے فیصلے کو بحال قرار رکھا میری نگاہ میں غازی علم الدینؒ کو جب پھانسی دی گئی، اسی دن پاکستان کے قیام کی بنیاد رکھی گئی تھی اور ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کی برکت سے قائم ہونے والے وطن کو ختم کرنے کے لئے عیسائی، یہودی اور ان کے پروردہ قادیانی برسرپیکار ہیں، اس ٹولے نے جنرل مشرف کو اپنا آلہ کار بنایا۔

مجھے امید ہے کہ وقت کا حکمران اپنی غلطی کو تسلیم کرے گا اور یہ فیصلہ فوراً واپس لے گا اور ان تمام افراد کے خلاف سخت کارروائی کرے گا جنہوں نے جنرل مشرف سے یہ فاش غلطی کروائی۔ میرا یہ ایمان ہے کہ جب تک ہم عملی طور پر یہ ثابت نہ کریں کہ ہمارا مال، ہماری جان اپنی اولاد ہمارے ماں، باپ سب کالی کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان نہ کریں، ہم مسلمان نہیں رہتے:

"لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین ......او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم"

گستاخان رسول کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ انہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہر گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم عبرتناک موت سے ہمکنار ہوا ہے اور یہ سنت تا قیامت جاری رہے گی۔

☆☆..................☆☆

اسرائیلی خواتین میں قبول اسلام کا رجحان

ملائیشیا ایک مضبوط اسلامی ملک، ملائیشیا کے حج بورڈ کی عمدہ کارکردگی:

ملائیشیا کی معاشی اور سیاسی حالت دیگر اسلامی ممالک سے بہتر ہے، ملک میں سیاسی اور معاشی استحکام پایا جاتا ہے، سیاسی پارٹیوں کو کام کرنے کی پوری آزادی ہے، اسی طرح اقلیتوں کو بھی ان کے حقوق پوری طرح حاصل ہیں، اس بات کا اظہار ملائیشیا کے سابق چیف سیکریٹری اور انسٹیٹیوٹ آف اسلامک انڈراسٹینڈنگ ملائیشیا کے چیئرمین سری احمد سراجی بن عبدالحمید نے اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر میں "ملائیشیا میں اسلام" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ ملائیشیا کے باشندوں میں بڑی رواداری پائی جاتی ہے، ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ لیکن اس کے باوجود جگہ جگہ غیر مسلموں کی عبادت گاہیں نظر آتی ہیں، جہاں وہ آزادی کے ساتھ اپنی مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں، حکومت نے حاجیوں کی سہولت کے لئے حج بورڈ قائم کیا ہے، جہاں حاجی اپنی رقمیں جمع کراتے رہتے ہیں، حج بورڈ یہی رقم کاروبار میں لگاکر حاجیوں کے لئے آسانیاں فراہم کرتا ہے، جس سے ان کو بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے، اسی اسکیم کی بدولت بہت سے باشندے ہر سال حج کی سعادت سے مستفید ہوتے ہیں بلکہ ہر دفعہ کوٹے سے بھی زیادہ لوگ حج پر چلے جاتے ہیں، اسی طرح اسلامی بینک اور اسلامی انشورنس کا نظام قائم ہے، جس سے عوام کو کافی فائدہ پہنچ رہا ہے۔ (جنگ لندن ۳۰/مارچ ۹۷)

پاکستان کی حکومت کو بھی ملائیشیا کے اسلامی بینک اور اسلامی انشورنس کے نظام کا وہاں جاکر باقاعدہ مطالعہ کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں اگر ہوسکے تو پاکستان کے اکابر علماء کے مشورے کے ساتھ اس نظام کا بغور مطالعہ کے بعد یہاں نفاذ کیا جاسکتا ہے۔ نیز ہمارے حج و اوقاف کے اہل حل و عقد حضرات وہاں ایک وفد بھیج کر باقاعدہ ان کے نظام کا مطالعہ کرکے فائدہ اٹھانا چاہئے، ہر سال ملائیشیا کے نوجوان مرد اور عورتیں کثرت سے حج اور عمرے کے موقع پر حرمین شریفین میں دیکھے

تحریر: نکہت اللہ خان (لندن)

جاتے ہیں جن میں سے اکثر کی عمر ۲۵ سال سے کم ہی ہوتی ہے جبکہ ہمارے ہاں سے آنے والے حضرات میں اکثر معمر ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں حج بورڈ کو ایسا ہی سلسلہ کرنا چاہئے جس کی بنا پر کثرت سے نوجوان حج اور عمرہ کی ادائیگی کے لئے حرمین شریفین جاسکیں۔

اس وقت اخباری رپورٹ کے مطابق ملائیشیا معاشی طور پر کافی مستحکم ہے جنگ لندن ۲۸/مارچ ۹۷ء کی اشاعت کے مطابق آسٹریلیا، سویڈن، آسٹریا اور فرانس سے معاشی طور پر ملائیشیا کا نمبر پہلے ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کے مطابق معاشی کارکردگی میں سرفہرست امریکہ ہے اس کے بعد سنگاپور اور ہانگ کانگ ہیں، برطانیہ کا نواں، جرمنی کا چودھواں نمبر ہے، جبکہ سولہواں نمبر ملائیشیا اور بیسواں نمبر فرانس ہے۔ یعنی یورپ کے کئی ممالک سے بھی اس کا نمبر پہلے ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس ملک کو مزید استحکام سے نوازے شریروں کے شر اور حاسدین کے حسد سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

منکرین خدا سائنس دانوں کی تعداد ۸۰ برس میں بھی نہیں بڑھی ۱۹۱۶ء میں ۴۰ فیصد سائنس دان خدا پر یقین رکھتے تھے، اب بھی یہی تعداد ہے:

لندن (پی اے) ۸۰ برس میں سائنسی ترقی کے باوجود خدا پر اعتقاد نہ رکھنے والے سائنس دانوں کے تناسب میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی، امریکہ میں ۱۹۱۶ء میں ہونے والے سروے کے مطابق اس وقت ۶۰ فیصد سائنس دان خدا پر یقین نہیں رکھتے تھے، سروے کے محرک جیمز لیوبا نے پیشگوئی کی تھی کہ اس تعداد میں اضافہ ہوگا۔ تاہم یونیورسٹی آف جارجیا کے ایڈورڈ لارسن اور یونیورسٹی آف میری لینڈ کے لیری وتھام کی ۶۰۰ سائنس دانوں سے سوال جواب پر مبنی تحقیق سے ثابت ہوا کہ یہ تعداد نہ بڑھی ہے نہ گھٹی ہے تاہم ایک فرق یہ پڑا ہے کہ پہلے ماہرین حیاتیات میں منکرین خدا کی تعداد زیادہ تھی اب یہ تعداد ماہرین فلکیات اور طبیعات میں ہے۔ (جنگ لندن ۳/اپریل ۹۷ء)

یہ سروے پہلے امریکہ میں کیا گیا تھا اور اب بھی امریکہ میں کیا گیا ہے ورنہ اگر مجموعی طور پر تمام دنیا کا سروے کیا جائے تو انشاء اللہ سائنس دانوں میں بھی خدا کے وجود کے قائلین کی تعداد کم از کم

۸۰ فیصد ضرور ہوگی۔

سابق عالمی مڈل ویٹ باکسنگ چیمپین کرس یوبینک نے اسلام قبول کرلیا:

(لندن) سابق عالمی مڈل باکسنگ چیمپین کرس یوبینک نے اسلام قبول کرلیا۔ سنڈے ٹائمز کے مطابق اس نے ۳ برس تک قرآن مجید اور اسلام کا تفصیلی اور گہرائی میں جاکر مطالعہ کیا، جس سے وہ خاصا متاثر ہوا اور حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ (جنگ لندن ۳۱/مارچ ۹۷ء)

اسرائیلی لڑکیوں میں قبول اسلام کا رجحان:

اسرائیلی حکومت کے مذہبی شعبے کے ذمہ داروں نے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں یہودی نوجوان لڑکیوں میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے اور یہ نوجوان لڑکیاں اسلام قبول کرنے کے بعد فلسطینی یا دیگر مسلمان نوجوانوں سے شادی کو ترجیح دے رہی ہیں، اسرائیل کے مذہبی امور کے ایک ذمہ دار نے بتایا کہ صرف گزشتہ دو ماہ میں تقریباً ۲۵ نوجوان لڑکیوں نے یہودیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے کی اطلاع یہاں دفتر میں دی ہے۔ مذہبی شعبے کے ذمہ دار کے مطابق جب بھی کوئی لڑکی مذہب اسلام میں داخل ہونے کے لئے ہمارے شعبہ میں آتی ہے تو پہلے ہم اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ یہ ارادہ ترک کردے پھر ہم اس قسم کی شادیوں کے متعلق یہ بتاتے ہیں کہ مسلم معاشرہ اس قسم کی شادیوں کو قبول نہیں کرتا لیکن اس کے باوجود وہ اسلام اور ان کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ (تعمیر حیات لکھنؤ)

لندن (اسٹاف رپورٹر) امریکہ میں لڑکیاں ان دنوں جلد بلوغت کی عمر کو پہنچتی ہیں اور بعض حالتوں میں یہ عمر سات سال ہے، ایک سروے کے مطابق ۵۰ فیصد سیاہ لڑکیاں سات سال کی عمر میں بلوغت کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں جبکہ سفید فام لڑکیوں میں یہ تعداد ہر سات میں سے ایک ہے۔ (جنگ لندن ۱۰/اپریل)

یہ خبر اس لئے دی گئی ہے کہ ایک مخصوص طبقہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ۹ سال کی عمر میں رخصتی پر اعتراض کرتا ہے، اس خبر سے یہ معلوم ہوگیا کہ جب سات سال کی عمر کی لڑکی بلوغت کی عمر کو پہنچ سکتی ہے تو ۹ سال کی کیوں نہیں پہنچ سکتی؟ حق تعالیٰ شانہ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

جرمنی میں ۸ ہزار لڑکیاں اسلام کی آغوش میں:

جرمنی کی ایک ریسرچ اسکالر خاتون کے جائزے کے مطابق اس وقت جرمنی کی خواتین اسلام کی جانب انتہائی تیزی سے راغب ہورہی ہیں، چنانچہ گزشتہ چار سالوں میں جرمنی کی آٹھ ہزار سے زائد خواتین نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا، جن میں اکثریت کالج میں پڑھنے والی طالبات کی ہے، ان نومسلم خواتین نے باقاعدہ اپنی علیحدہ تنظیم قائم کرنے کا اعلان کیا ہے جو جمعیت تعلیم القرآن کے نام سے کام کررہی ہے، مذکورہ ریسرچ اسکالر خاتون جو اس موضوع پر ایم اے کررہی ہیں کا کہنا ہے کہ جرمنی میں اخلاقی انحطاط روز بروز بڑھتی ہوئی عریانیت، اخلاقی اقدار کی پامالی اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات نے ان نوجوان لڑکیوں کو اسلام کی آغوش میں پناہ لینے پر مجبور کردیا۔

چرچ نے ایک سے زائد نکاح کا مطالبہ کردیا:

افریقی چرچ کی ایک تنظیم نے کیتھولک عیسائی مسئولین سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مقامی عیسائیوں کو ایک سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت دے دیں، کیونکہ ان کے جائزے کے مطابق اسلام قبول کرنے والوں میں بعض افراد وہ بھی ہیں جنہوں نے محض اس رخصت کی وجہ سے اسلام قبول کیا، ویسے بھی افریقہ میں ایک سے زیادہ نکاح کا عمل مقامی رسوم ورواج میں شامل ہے۔
(ماہنامہ "صراط مستقیم" برمنگھم)

ترکی میں ۷۰ ہزار مساجد:

ترکی میں اس وقت جملہ ۷۰ ہزار مساجد موجود ہیں۔ حکومت کے دینی امور کے مسئول شیخ محمد نوری یلمارے نے اس کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ مذکورہ تمام مساجد میں پنج وقتہ نماز کے اہتمام کے علاوہ شرعی علوم کی تدریس کا بھی باقاعدہ انتظام ہے اور مسلمانوں کی موجودہ دینی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت مزید مساجد کی تعمیر کا پلان بنارہی ہے۔

ارجنٹینا میں اسلامک سینٹر کی تعمیر:

لاطینی امریکہ کے ملک ارجنٹینا میں شاہ فہد کے نام سے اسلامک سینٹر کثیر خرچ سے تعمیر کیا جارہا ہے، جس میں ایک وسیع وعریض مسجد بھی ہے، اس میں بیک وقت ایک ہزار مسلمان نماز ادا کرسکتے ہیں، اس کے علاوہ ایک مہمان خانہ، کانفرنس ہال اور دیگر سہولتیں بھی موجود ہوں گی۔

آکسفورڈ میں اسلامی کالج کے قیام کا منصوبہ

طرز تعمیر اسلامی اور گوتھک اسٹائل کا امتزاج ہوگی (شاہ فہد فنڈز فراہم کرینگے)

لندن (جنگ نیوز) مسلمان آکسفورڈ کے یونیورسٹی علاقے میں اسلامی اور گوتھک طرز تعمیر پر مبنی ایک کالج قائم کرنے کا منصوبہ بندی کر رہے ہیں، آکسفورڈ سینٹر فار اسلامک اسٹڈیز جس کے پیٹرن پرنس آف ویلز ہیں چیرویل و میگڈلین کالج ڈیر پارک کے نزدیک جگہ پر اس کی تعمیر کے لئے ڈرافٹ ڈیزائنوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اخبار ٹائمز کے مطابق یہ سینٹر جو تقریباً سو فیلوز اور اسٹوڈنٹس کے لئے ہوگا مصری ماہر ڈیزائن کرے گا عبدالوحید الوکیل جنہوں نے مشرق وسطیٰ میں کئی مساجد تعمیر کی ہیں، برطانیہ میں سرکردہ مسلمان ماہر تعمیر ہیں، سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد اس عمارت کے لئے فنڈ دینے پر رضامند ہو گئے ہیں ۱۲۶ ایکڑ کے رقبہ پر محیط اس عمارت کے لئے الوکیل کے ابتدائی ڈیزائن اسلامی صناع کاری اور آکسفورڈ کی کئی عمارتوں کے گوتھک طرز کا امتزاج ہیں۔ سینٹر کے نماز ہال کا گنبد یونیورسٹی لائبریری کے ریڈکلف کیمرہ جیسا ہوگا جبکہ مسجد کا مینار جو مراکشی طرز کا ہوگا آل سولز کالج کے دو ٹاور سے مماثلت رکھتا ہے۔ آکسفورڈ سوک سوسائٹی کے پلاننگ سیکریٹری کیٹ طر نے کہا کہ عمارت اسلامی اور گوتھک اسٹائل کا امتزاج ہوگی اور یہی چیز ہے جو وینس شہر کو اس قدر خوبصورت بناتی ہے۔ آکسفورڈ پریزرویشن ٹرسٹ کے مویرا ایمز نے جو پلاننگ کی درخواست کی مخالفت کر سکتا ہے کہا ہے کہ یہ عمارت علاقے کے آرکیٹیکچرل توازن کو متاثر کر سکتی ہے۔ ٹائمز نے اپنے اداریے میں کہا ہے کہ قدیم شہر کے وسط میں مسجد تعمیر کرنے کی آکسفورڈ سینٹر فار اسلامک اسٹڈیز کی تجویز سے ماہرین تعمیرات میں بحث چل نکلے گی کہ کیا مسجد کا مینار کلس کے تناظر میں بے محل ہوگا یا یہ کہ میگڈلین ڈیر پارک کے کونے پر واقع جگہ کو شہر کے آخری کھلے سبزہ زار کے طور پر برقرار رکھا جانا چاہئے۔ آکسفورڈ سینٹر فار اسلامک اسٹڈیز سعودی عرب اور برونائی کی خطیر فنڈ سے پانچ برس قبل قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد مغربی اسکالرز اور برطانیہ میں آباد ایک ملین سے زائد مسلمانوں کے درمیان ایک پل کا کام دینا ہے اخبار کے مطابق آکسفورڈ جیسے شہر میں ایسے سینٹر کا قیام اہم ہے۔ (جنگ لندن ۲۹/اپریل ۹۷ء)

برطانیہ میں ہر تیسرا بچہ غربت کا شکار ہے

یورپی یونین کے دیگر ممالک کی نسبت برطانیہ میں زندگی کا معیار گھٹیا ہے

لندن (جنگ نیوز) برطانیہ میں ہر تیسرا بچہ غربت کا شکار ہے اور یہ صورت حال یورپ کے ہر ملک سے زیادہ خراب ہے، یہ بات یورپی یونین کے محکمہ اعداد و شمار کے ایک سروے میں بتائی گئی جس کو گارڈین نے شائع کیا ہے اس رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں بالغ افراد بھی دوسرے یورپی ملکوں کی نسبت زیادہ بڑی تعداد میں غربت کے معیار سے کمتر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ صرف پرتگال ایک یورپی ملک ہے، جہاں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے غربت دوسرے یورپی ملکوں سے زیادہ ہے اس صورت حال کو برطانیہ کے الیکشن میں مختلف سیاسی پارٹیاں مختلف طریقے سے استعمال کریں گی البتہ لیبر پارٹی اس معاملے میں احتیاط کا مظاہرہ کرے گی کہ اگر اس نے اپنی متوقع حکومت کے آخر تک صورت حال کو بہتر نہ بنایا تو اسے شدید نقصان پہنچے گا تو اس پارٹی کا دعویٰ ہے کہ یہ تاثر قطعی غلط ہے کہ غریب، غریب تر ہو گئے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام لوگوں کا معیار زندگی بہتر ہوا ہے یورپی رپورٹ میں ۱۲ ملکوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس میں پہلی مرتبہ آمدنی کو معیار بنایا گیا ہے اس سے قبل اخراجات کو معیار بنایا جاتا تھا، غربت کی زندگی میں پلنے والے بچوں کا تناسب مختلف ملکوں میں مندرجہ ذیل ہے:

برطانیہ ۳۲، آئرلینڈ ۲۸، پرتگال ۲۷، اسپین ۲۵، اٹلی ۲۴، لکسمبرگ ۲۳، یونان ۱۹، نیدرلینڈ ۱۶، بیلجئم ۱۵، جرمنی ۱۳، فرانس ۱۲ اور ڈنمارک ۵ جبکہ یورپی یونین میں غربت کا اوسط ۲۰ ہے۔ رپورٹ کے مطابق برطانیہ کے ۲۳ فیصد گھرانے غربت کی لائن سے کمتر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایک اور رپورٹ کے مطابق یورپی ملکوں میں غریب گھرانوں کا تناسب یوں تھا:

پرتگال ۲۶، برطانیہ ۲۲، آئرلینڈ ۲۱، اسپین ۲۰، اٹلی ۲۰، لکسمبرگ ۱۵، فرانس ۱۴، نیدرلینڈ ۱۳، بیلجئم ۱۳، جرمنی ۱۱ اور ڈنمارک ۶ جبکہ یورپی یونین کا اوسط ۱۷ ہے۔ ایک سروے رپورٹ کے مطابق ۱۹۷۹ء سے لے کر ۹۴-۱۹۹۳ء تک لوگوں کی مختلف ضروریات تک رسائی میں تبدیلی آئی ہے چنانچہ فرج اور فریزر کے مالکان ۳۲ فیصد سے بڑھ کر ۸۶ فیصد ہو گئے۔ ٹیلی فون کے حامل ۳۷ فیصد سے بڑھ کر ۷۷ فیصد کار یا وین کے مالکان ۴۰ فیصد سے بڑھ کر ۵۶ فیصد، واشنگ مشین ۶۹ فیصد سے بڑھ کر ۸۸ فیصد سینٹرل ہیٹنگ ۳۴ فیصد سے ۸۷ فیصد اور ویڈیو مالکان کا تناسب ۸۷ فیصد تک پہنچ گیا ہے۔

قادیانیت ایک دھوکہ!

قادیانی وحدت ملک وملت کے بد ترین دشمن ہے، قادیانی ہمیشہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف مذموم سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے ہیں جس پر کسی جرح سے نہ ٹوٹنے والی شہادتیں موجود ہیں.....(مدیر)

مولانا محمد اکرم طوفانی

عقیدۂ ختم نبوت کا منکر بھی ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر اور گستاخ ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور ہی سے تحریک ختم نبوت کا آغاز ہو گیا تھا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تحریک ختم نبوت کے پہلے قائد تھے جنہوں نے مثال قائم کی۔ صدیقی دور میں منکرین ختم نبوت کے ساتھ زبردست جنگ ہوئی مسیلمہ کذاب جھوٹے نبی سمیت چالیس ہزار منکرین ختم نبوت قتل ہوئے۔ مسلمانوں کی طرف سے ۲۰ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ختم نبوت کی حفاظت میں شہید ہوئے اس کے علاوہ سات صد قاری قرآن حضرات نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ اس جنگ میں کم از کم شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد ۲۲ صد تھی جبکہ اس سے پہلے تمام اسلامی جنگوں میں ۲۵۹ مسلمان شہید ہوئے۔ اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ تحفظ ختم نبوت کس قدر اہم ہے۔ قادیانیوں نے اس اہم مسئلہ میں دراڑ ڈال کر وحدت ملی کو زبردست نقصان پہنچایا۔ قادیانی اب بھی پوری دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مرزا گاما کو نعوذباللہ پیش کرتے ہیں۔ قادیانیوں کے سیاسی عزائم پوشیدہ نہیں ہیں۔ پاکستان کی دشمنی ملک وملت کو نقصان پہنچانا اور بدنام کرنا ان کا معروف مشغلہ ہے۔ حقوق انسانی کے نام پر جتنی یہودی تنظیمیں جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کے ساتھ قادیانیوں کے وسیع مراسم ہیں۔ حقوق کے حوالے سے ان کے مرزا طاہر سے لے کر کرنل لیاز تک یہ ہمیشہ اپنے اوپر ظلم کا جعلی رونا رو کر پاکستان کو بدنام کرنے میں پیش پیش رہے ہیں۔ حال ہی میں برطانوی کونسلر کا رووہ جانا بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

یہ کس قدر چالاک ہیں آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ ۸۳، ۸۵ اور ۸۶ء میں کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اپنے خلاف تھانوں میں ایف آئی آر درج کرا کر ہزاروں کی تعداد میں باہر ممالک سے پیسہ بٹورنے کے لئے جا چکے ہیں۔ اور اب بھی جب کسی نکھٹو کو باہر بھیجنا ہو تو قانون کی خلاف ورزی کرا کر ایف آئی آر حاصل کر کے کسی نہ کسی یورپی سفارت خانے سے ویزا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگرچہ اب تقریباً پورے سفارت خانے سمجھ چکے ہیں، تاہم بعض دفعہ ان کا داؤ چل جاتا ہے ان چالاکیوں کے باوجود یہ خوش اخلاق، دیانتدار اور منکسر المزاج بھی بدستور ہیں۔

لاہور سیالکوٹ کے باؤنڈری کے سرحدی قصبہ جات میں قادیانیوں کی اکثریت ہے اور ان کو باؤنڈری کے ساتھ ایک خاص مقصد کے لئے بسایا گیا ہے قادیانی اکھنڈ بھارت کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ اس کے لئے ایک منصوبے پر کام بھی کر رہے ہیں، اور پاکستان کے حساس معاملات میں اپنے خاص ذرائع سے داخل ہو کر معلومات حاصل کرتے ہیں اور راز برطانیہ اور امریکہ تک پہنچاتے ہیں، جس پر مرزا طاہر کی تقریریں شاہد ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی جو مردار ہو چکا ہے۔ اس نے تو علی الاعلان کہا تھا کہ:

"پاکستان ایک لعنتی سرزمین ہے۔ جس میں قدم رکھنا میں اپنے لئے مناسب ہی نہیں سمجھتا۔"

یہ آن دی ریکارڈ ہے۔ اس لئے کہ اس سرزمین پر ہم کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، افسوس کہ مسلمان اور خصوصاً ہمارا حکمران طبقہ ان سے اب بھی مرعوب ہے اور کلیدی آسامیوں پر ان کو براجمان کیا ہوا ہے، حالانکہ ملک کے راز دوسروں تک پہنچانے میں ان کا کردار قبیح تر ہے۔ ۱۹۷۴ء سے پہلے تو یہ اس کوشش میں تھے کہ یہاں ہماری احمدی اسٹیٹ قائم ہو جائے اور ۱۹۵۲ء میں تو اس کے لئے بلوچستان کے علاقے میں انہوں نے منصوبہ بھی بنایا تھا، جس کو ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت نے ناکام بنا دیا تھا۔ کاش! کہ ہمارے حکمران اب بھی ہوش میں آئیں اور ان کی ملک وملت دشمنی کا احساس کر لیں۔

ہماری فوجی قیادت، چشمہ بیراج، گروٹ، کہوٹہ اور دیگر حساس علاقوں میں باریک بینی سے ریسرچ کرے تو قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں اور انڈر گراؤنڈ ملک دشمن سرگرمیوں پر اب بھی واقفیت حاصل کی جا سکتی ہے لیکن اس کا کیا جائے کہ یہاں تو خرد کو جنوں اور جنوں کو خرد کا ڈھونگ رچا دیا گیا ہے۔

کشمیر کا مسئلہ جو روز اول ہی سے پاکستان کے وجود میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے۔ قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے جو ضلع گورداسپور کی وجہ سے ہمارے لئے راستے کا کانٹا بنا ہوا ہے۔ اس لئے کہ قادیان گورداسپور میں واقع ہے اور یہ جگہ قادیانیوں کے لئے مکہ اور مدینہ سے بھی زیادہ متبرک ہے اس جگہ کو محفوظ رکھنے کے لئے قادیانی اس سے زیادہ تگ و دو کر سکتے ہیں۔ جس قدر مسلمان مکہ اور مدینہ کے لئے کر سکتا ہے۔

کاش! کہ مسلمان قادیانیوں کی حقیقت کو سمجھتے اور ان کو اسی نگاہ سے دیکھتے جس نگاہ کے یہ مستحق ہیں۔ تو قادیانیت آج تک ختم ہو جاتی۔ قادیانیت کو زندہ رکھنے میں ۵۰ فیصد حکمرانوں کا ہاتھ ہے اور ۵۰ فیصد بے جادہ اداری کے مرتکب مسلمان جو ان کے ساتھ مراسم رکھتے ہیں، محبت کرتے ہیں اور قادیانی یوں اپنے آپ کو محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ مسلمان مکمل بائیکاٹ کریں تو قادیانیت چند ہی سالوں میں اپنے کیفر کردار تک پہنچ سکتی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆..................☆☆

قادیانیت سے اسلام تک

بشریٰ باجوہ صاحبہ کی روداد

قادیانیوں کا کام محض لوگوں کو مذہب کی آڑ میں بے وقوف بنانا، بلیک میلنگ کے ذریعے ہٹلر کے نقش قدم پر چل کر ان پر تسلط قائم کرنا ہے، قادیانیوں کا واحد مقصد اسلام کو دنیا سے مٹانا ہے، اس لئے آج میں واشگاف الفاظ میں اعلان کرتے ہوئے قادیانیت سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہوں...... بشریٰ باجوہ صاحبہ کی کہانی، خود ان کی زبانی .... (مدیر)

میرے دادا چوہدری رحمت خان صاحب باجوہ سفید پوش چونڈہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی اور میرے والد صاحب نے مرزا بشیر الدین محمود کی اپیل پر سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے کر قادیانی جماعت کے لئے زندگی وقف کی۔ ربوہ کی سیاسی اور مذہبی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے ہزاروں مواقع میسر آئے، شروع سے ہی ربوہ (چناب نگر) میں رہنے کے باعث ایک ہی قسم کا لٹریچر پڑھائے جانے کی وجہ سے ہمیں حقیقت حال سے بالکل بے خبر رکھا جاتا تھا۔ وہاں کی سیاسی اور مذہبی سرگرمیوں "احمدیت" کی تبلیغ کی جاتی اور حضرت رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تقریبات میں شاذ و نادر ہی سرگرمی ہوتی جو محض اخباری کارروائی کے لئے منعقد کی جاتی تھیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں طلبا کی تنظیم بنانے پر مرزا ناصر کے حکم سے ۱۲/ دسمبر ۱۹۷۲ء کو تقریباً تین صد (۳۰۰) غنڈوں نے ربوہ میں میرے بھائی رفیق احمد باجوہ پر قاتلانہ حملہ کیا، کچھ غنڈوں نے باپردہ گھر کی چار دیواری پھلانگی۔ مرزا ناصر احمد، جن کا دعویٰ تھا کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا کی اصلاح اور اسلام کی اشاعت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بنائی گئی ہے، بالکل غلط ثابت ہوا۔ قادیانیوں کا کام محض لوگوں کو مذہب کی آڑ میں بے وقوف بنانا، بلیک میلنگ اور ہٹلر کے نقش قدم پر چل کر ان پر تسلط قائم رکھنا ہے۔ اس پر میں نے پھر سے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اسلامی تعلیمات کا موازنہ کیا تو مجھ پر یہ حقیقت کھل گئی کہ قادیانی ایک جھوٹے مذہب کے علمبردار ہیں۔

محکمہ امور عامہ، ربوہ شہر میں، عموماً احمدی کمیونٹی کے لئے وہی کام انجام دیتا ہے جو محکمہ پولیس انجام دیتا ہے۔ جب کوئی ربوہ کی انتظامیہ

جناب محمد متین خالد

کے خلاف ہو جائے یا اس کے اندرونی معاملات کے خلاف آواز اٹھائے تو محکمہ امور عامہ اس کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ اس کے لئے ان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ وہ ایسے فرد کے خلاف نوجوان لڑکیوں کو چھیڑنے کا الزام عائد کرتے ہیں۔ امور عامہ کے پاس ایسی نوجوان لڑکیاں موجود رہتی ہیں، جو پولیس کے پاس جاکر رپورٹ لکھواتی ہیں کہ فلاں شخص نے ان کو چھیڑا ہے۔ امور عامہ والے بعض افراد کو اپنے دفتر میں لے جاکر ننگا کر کے تشدد کرتے ہیں، وہ لڑکیوں کو چھیڑنے کا بہانہ اس لئے کرتے ہیں کہ کوئی پولیس کو اپنے ساتھ ہونے والے تشدد کی شکایت نہ کرے۔ امور عامہ میں ربوہ میں رہنے والے ہر شخص کی فائل بنتی ہے، جس میں اس کی گھریلو، مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے، جب کسی کی قابل اعتراض سرگرمی کی اطلاع ملتی ہے، اسی وقت اس کا فائل کھل جاتا ہے۔

ربوہ (چناب نگر) میں اس کے علاوہ خدمت خلق کے نام سے ایک تنظیم ہے۔ پہلے اس کا نام حفاظت مرکز تھا۔ ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت اور تمام آبادی کو بیرونی خطرہ سے بچاؤ کے لئے ان کی حفاظت کریں۔ کئی ایسے شعبے ہیں جن کا کام فنڈز اکٹھا کرنا ہے، اس طرح کا ایک شعبہ بیت المال ہے، اس کے علاوہ وکیل التبشیر اور وقف جدید جیسے محکمے بھی ہیں جو ربوہ میں کئے جانے والے فیصلوں کو اندرون و بیرون ملک احمدیوں تک پہنچاتے ہیں۔ یہ فیصلے مذہبی بھی ہوتے ہیں اور سیاسی بھی۔ البتہ وقف جدید شہری تنظیموں سے ڈیل نہیں کرتا۔ شہری تنظیموں کے ساتھ رابطہ پرائیویٹ سیکریٹری تو سربراہ کیمونٹی رکھتا ہے۔ نظارت تعلیم کا شعبہ، تعلیمی اداروں کو کنٹرول کرتا ہے جو کیمونٹی کے تحت چلتے ہیں۔

ہنگامی حالات میں اس کے فرائض یہ ہوتے ہیں کہ تعلیمی ادارے بند کر کے ان اداروں میں زیر تعلیم طلبہ کو رضاکاروں کی حیثیت سے استعمال کیا جائے۔ (چناب نگر) ربوہ میں ایک دفتر رشتہ ناطہ بھی ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ احمدیوں کے آپس میں رشتے طے کرائے۔ اس شعبے کا کام یہ بھی ہے کہ اس بات کا اطمینان کرلے کہ کوئی احمدی لڑکی کسی غیر احمدی لڑکے کے ساتھ شادی نہ کرالے۔ قواعد کے تحت ایک احمدی لڑکی کو، جو کسی غیر احمدی لڑکے سے شادی کرلے، بائیکاٹ وغیرہ کی سزا دی جاتی ہے۔

ربوہ میں ایک دفتر کمیٹی آبادی ہے۔ اس دفتر میں جائیداد وغیرہ منقولہ کے سودوں کا اندراج ہوتا ہے۔ اس دفتر کی یہ ذمہ داری ہے کہ ربوہ (چناب نگر) کی جائیداد میں سے کوئی حصہ کسی غیر احمدی کے پاس نہ چلا جائے۔ خواتین کے دو شعبے قائم کئے ہیں۔ ۱۵ سال سے اوپر کی عورتیں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم سے منسلک ہیں۔ اس تنظیم کے تحت عورتوں کو اپنے گھروں میں بچوں کے اندر غلامانہ ذہنیت پیدا کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ دوسری تنظیم ناصرات الاحمدیہ ہے جس میں پندرہ سال سے کم عمر کی بچیاں شامل ہیں۔

مورخہ ۲۵ / جنوری ۷۴ء کو چونڈہ کے مرزائی توہین قرآن، توہین مسجد اور توہین اسلام کے مرتکب ہوئے، جس سے ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانیوں کا واحد مقصد اسلام کو دنیا سے ختم کرنا ہے، اس لئے میں آج مورخہ ۳۰ / جنوری ۷۴ء کو واشگاف الفاظ میں اعلان کرتے ہوئے مرزائیت سے توبہ کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو رہی ہوں۔

شپ یارڈ میں قادیانی کا تقرر

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شپ یارڈ میں ایک ذمہ دار شخص ایڈمرل ارشد منیر احمد کا بحیثیت مینیجنگ تقرر ہوا ہے۔ اور وہ اپنی ہر تقریر اور میٹنگ میں اسلام اور دین سے بیزاری کا برملا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ داڑھی کا بھی مذاق اڑاتا ہے ایسی حرکت صرف اور صرف قادیانی ہی کر سکتا ہے۔ ہماری جریدہ کے ذمہ دار حضرات سے درخواست ہے کہ اس شخص کے اس فعل کا فی الفور نوٹس لیں، اس لئے کہ پاکستان کی تینوں مسلح افواج جہاں پاکستانی سرحدوں کی حفاظت کی ذمہ دار ہیں وہاں اسلامی نظریاتی سرحدوں کی بھی محافظ ہیں، اس لئے وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے اس شخص کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لاکر اس کی مکمل تحقیق کرائی جائے اور اگر یہ واقعی قادیانی ہے تو اس کو فوراً اس عہدے سے برطرف کر کے ایک انکوائری کمیشن مقرر کیا جائے۔

بائیسویں سالانہ یک روزہ

سیرتِ خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس

جامع مسجد احرار (ربوہ) چناب نگر ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، خانقاہ سراجیہ کندیاں

زیر صدارت قائد احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

جلوس

جس میں ملک و ملت کے اصحاب فکر و دانش علماء اہل قلم وکلاء اور طلباء خطاب کریں گے حسبِ سابق ۱۲ ربیع الاول کو بعد نماز ظہر فدائین احرار کا فقید المثال جلوس مسجد احرار سے روانہ ہوگا۔ دوران جلوس زعماء احرار بصیرت افروز خطاب فرمائیں گے۔

۱۲ ربیع الاول بعد نماز فجر درس قرآن کریم تقاریر ۱ بجے صبح تا ظہر

منجانب تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان

رابطہ فون: چناب نگر ۲۱۱۵۲۳، ملتان ۵۱۱۹۶۱، لاہور ۵۸۶۵۴۶۵، چیچہ وطنی ۶۱۱۶۵۷

ہفت روزہ ختم نبوت کا انیسواں سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی، اصلاحی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ

> شہدائے ناموس رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور تحریک ختم نبوت کی یاد کو زندہ رکھنے، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب اور ان کی ظاہر و خفیہ مذموم سازشوں سے آگاہ کرنے کے لئے ہفت روزہ "ختم نبوت" پوری آب و تاب کے ساتھ اور پابندیٔ اوقات کے ساتھ شائع ہو رہا ہے، زیر نظر شمارہ سے "ختم نبوت" کی انیسویں جلد کا آغاز ہو رہا ہے (الحمد للہ) پاکستان میں دینی رسالوں میں "ختم نبوت" سب سے زیادہ شائع ہوتا ہے اور پوری دنیا میں اس کے قارئین کا حلقہ موجود ہے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہفت روزہ "ختم نبوت" تا قیامت تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور فتنہ قادیانیت کی سر کوبی کا فریضہ سر انجام دینے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ترجمانی کرتا رہے۔ آمین (ادارہ)

۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کا سورج قادیانیوں کی موت کا سامان لے کر طلوع ہوا تھا، یہ وہ دن تھا جب قادیانیوں کے موجودہ بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کی قیادت میں چناب نگر (ربوہ) کے ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں اور بدمعاشوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے طلبا پر ہاکیوں، ڈنڈوں اور خنجروں سے اس وقت حملہ کیا، جب وہ بذریعہ چناب ایکسپریس ملتان واپس جا رہے تھے۔ ان کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے ملتان سے پشاور جاتے ہوئے موجودہ چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر اپنی دینی غیرت و حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگائے تھے۔ ان نعروں کی گھن گرج سے قادیانیوں کے سینوں پر سانپ لوٹ گئے اور انہوں نے پشاور سے واپسی پر ان طلبا سے بدلہ لینے کا پروگرام بنا لیا۔ چنانچہ واپسی پر جوں ہی گاڑی چناب نگر (ربوہ) اسٹیشن پر پہنچی تو پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت قادیانی غنڈوں نے نہتے طلبا پر حملہ کر کے ان کو لہولہان کر دیا۔ طلبا شدید زخمی کر دیئے گئے جب تک گاڑی رکی رہی قادیانی غنڈے اپنے نام نہاد خلیفہ کے حکم پر اپنے خبث باطن کا اظہار طلبا پر تشدد کے ذریعے کرتے رہے۔ جونہی قادیانیوں کی اس پر تشدد کارروائی کی خبر فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ تک پہنچی تو گاڑی کے فیصل آباد پہنچنے تک ختم نبوت کے ہزاروں پروانے جمع ہو گئے۔ عوام میں زبردست اشتعال پھیل گیا، فضا

مولانا محمد اشرف کھوکھر

نعرہ تکبیر اللہ اکبر، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد، کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ زخمی طلبا کی مرہم پٹی کی گئی۔ اس طرح "تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء" کا آغاز ہوا۔ یہ عظیم الشان تحریک ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء سے شروع ہوئی اور ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر منتج ہوئی۔ (اسی نسبت سے ہفت روزہ "ختم نبوت" کی ہر نئی جلد کا آغاز ہر سال ۲۹/ مئی سے ہوتا ہے) اس تحریک میں شہداء کی تعداد گو زیادہ نہیں لیکن پھر ان کی تعداد جتنی بھی ہے تحریک کی کامیابی انہی شہداء ختم نبوت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے جان کی بازی لگانے والوں کے لئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

اے جان دینے والو محمدؐ کے نام پر
ارفع بہشت سے بھی تمہارا مقام ہے

شہداء ناموس رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور تحریک ختم نبوت کی یاد کو زندہ رکھنے، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب اور ان کی ظاہرو خفیہ سازشوں سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لئے "ختم نبوت" کے نام سے ایک ہفت روزہ کی اشد ضرورت تھی۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری، حضرت مولانا احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد حیات اور محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا

مفتی احمد الرحمٰن (رحمہم اللہ) علی الترتیب اس قافلہ کے امیر کارواں شیخ طریقت حضرت اقدس مرشدی شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ العالی اور نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی قیادت وسیادت میں ایک عرصہ سے تمنا تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پیغام کو عام کرنے کے لئے "ختم نبوت" ہی کے نام سے ایک ہفت روزہ جاری کیا جائے، لیکن یہاں کی کسی "اسلامی حکومت" نے اس نام سے پرچہ جاری کرنے کی اجازت نہ دی۔ صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں درخواست دی گئی لیکن وہ درخواست مرزائی سازشوں کا شکار ہو گئی اور ہفت روزہ "ختم نبوت" شائع کرنے کی اجازت نہ مل سکی۔ اس مسئلہ پر پورے ملک میں احتجاج ہوا جمعہ کے اجتماعات میں قراردادیں پاس کی گئیں۔ جن میں رسالہ کا ڈیکلریشن دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ خطوط اور محضر نامے بھی بھیجے گئے لیکن یہ مطالبہ پورا نہیں کیا گیا۔ اسی اثناء میں جناب محترم راجہ محمد ظفر الحق صاحب وفاقی وزیر اطلاعات مقرر ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور مبلغ ختم نبوت اسلام آباد حضرت مولانا عبدالرؤف الازہریؒ نے راجہ محمد ظفر الحق صاحب سے ملاقات کی اور ان کے سامنے رسالہ کے ڈیکلریشن کا مسئلہ رکھا اور عرض کیا کہ راجہ صاحب! یہ بات آپ کے لئے سعادت اور اخروی نجات کا باعث ہوگی، اگر آپ ختم نبوت کے نام سے رسالہ شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔ جناب راجہ صاحب نے فائل منگوائی اور مخالفانہ رپورٹوں کے باوجود ہفت روزہ "ختم نبوت" کا ڈیکلریشن منظور کر لیا کہ: "میں یہ اپنے لئے باعث سعادت سمجھ کر منظور کررہا ہوں۔" اس طرح رسالہ کا ڈیکلریشن منظور ہو گیا (الحمدللہ) ہفت روزہ "ختم نبوت" اب پوری آب و تاب کے ساتھ پابندی اوقات کے ساتھ شائع ہورہا ہے۔ وزیر نظر شمارہ سے ہفت روزہ "ختم نبوت" کی انیسویں جلد کا آغاز ہورہا ہے (الحمدللہ) پاکستان میں شائع ہونے والے دینی رسالوں میں ہفت روزہ "ختم نبوت" سب سے زیادہ شائع ہوتا ہے اور پوری دنیا میں اس کے قارئین کا حلقہ موجود ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو قائم ودائم رکھے۔ اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا موضوع ہے رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و سیرت کی طرف اپنے مسلمان بھائیوں کو دعوت دینا، اسلامی اتحاد کی صفوں کو درست کرنا، وہ تمام لوگ جو رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا ہر موقع اور ہر محاذ پر تعاقب کرنا، یہی اغراض و مقاصد ہفت روزہ "ختم نبوت" کے ہیں۔ ہم اللہ رب العزت کی توفیق و عنایت سے یہ کوشش کرتے ہیں کہ بہتر سے بہتر انداز میں مضامین قارئین کے مطالعہ کے لئے شائع کریں۔ اس کے لئے ہم اپنے متوفیق قارئین سے بھرپور تعاون اور مخلصانہ و عاقلانہ مشوروں کی بھی درخواست کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص نیت کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے بھرپور تعاقب کی توفیق بخشے۔ (آمین)

اب ہم اپنے قارئین اور کرم فرما حضرات کو گزشتہ سال کی مجلس کی اندرون وبیرون تبلیغی، اصلاحی سرگرمیوں کے مختصر خاکہ سے آگاہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں:

۶/ مئی ۲۰۰۰ء کو مرکزی منتظمہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی امیر مرکزیہ، حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ، حضرت مولانا اللہ وسایا مرکزی خازن، حضرت مولانا بشیر احمد فاضل پوری ناظم تبلیغ، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی ناظم نشرواشاعت، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ناظم دفتر کے زیر قیادت وسیادت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان میں اراکین مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس زیر صدارت حضرت امیر مرکزیہ منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل قائدین نے شرکت کی:

حضرت مولانا نفیس شاہ صاحب لاہور، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی کراچی، حضرت مولانا فیض احمد ملتان، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کراچی، حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ ملتان، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر جالپور پیروالا، حضرت مولانا نورالحق کوئٹہ، حضرت مولانا عبدالواحد کوئٹہ، حضرت مولانا منیرالدین کوئٹہ، حضرت مولانا نورالحق نور پشاور، حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰن رحیم یار خان، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان کراچی، حضرت مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم، حضرت مولانا فیض اللہ میرپور خاص، حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی فیصل آباد، صاحبزادہ طارق محمود فیصل آباد، جناب فیض احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، حاجی بلند اختر نظامی لاہور، حاجی سیف الرحمٰن بہاولپور، حافظ یوسف عثمانی گوجرانوالہ، صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں، حافظ نذیر احمد گوجرانوالہ، صوفی ریاض الحسن گنگوہی ڈی آئی خان، میاں خان محمد سرگانہ بانگڑ سرگانہ، حکیم قاری محمد یونس راولپنڈی، حاجی اشتیاق احمد جھنگ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن دفتر مرکزیہ ملتان، حضرت مولانا بشیر احمد دفتر مرکزیہ، حضرت مولانا اللہ وسایا دفتر مرکزیہ، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی دفتر مرکزیہ،

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی دفتر مرکزیہ ملتان

پاکستان کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں جہاں قادیانی اپنے آقا انگریز کی شہ پر شر انگیزی اور اشتعال پھیلا کر مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے درج ذیل مبلغین حضرات نے وہاں جاکر قادیانیوں کے مقاصد خبیثہ کی بیخ کنی کی اور ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ سیمینار، اجتماعات، دروس، خطبات جمعۃ المبارک، مجلس کے اجلاس منعقد کئے، لٹریچر کی تقسیم، مقتدات کی پیروی، بار روم میں خطابات، خصوصی ملاقاتیں، مدارس دینیہ میں بیانات غرض تمام ذرائع استعمال کر کے اپنی بساط کی حد تک تبلیغ دین اسلام کا فریضہ سرانجام دیا:

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا ملتان، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کراچی، مولانا محمد اشرف کھوکھر کراچی، حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی (مرحوم) چوآسیدن شاہ (?)، حضرت مولانا خدا بخش رحیم یار خان، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، حضرت مولانا محمد شریف حنفی فیصل آباد، حضرت مولانا عبدالعزیز کوئٹہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد اسلام آباد، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی شیخوپورہ، حضرت مولانا امام الدین قریشی مظفر گڑھ، (لیہ بھکر)، حضرت مولانا ضیاء ممتاز الحسن شاہ فیصل آباد، حضرت مولانا عارف شمیم سیالکوٹ، حضرت مولانا خان محمد کہب، حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا ڈیرہ غازی خان، حضرت مولانا محبوب الرحمٰن چناب نگر، حضرت مولانا بشیر احمد مرکزی مبلغ، حضرت مولانا خدا بخش مرکزی مبلغ، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل مرکزی مبلغ، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاولپور، حضرت مولانا محمد علی صدیقی گوجرانوالہ، حضرت مولانا فقیر اللہ اختر گوجرانوالہ، حضرت مولانا غلام حسین جھنگ، حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، حضرت مولانا محمد حسین ناصر سکھر، حضرت مولانا محمد طیب فاروقی منڈی بہاؤالدین، حضرت مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم، حضرت مولانا عبدالخالق رحمانی ساہیوال، حضرت مولانا محمد اختر حسین خوشاب، حضرت مولانا میر محمد خالد آزاد کشمیر، حضرت مولانا محمود الحسن راولپنڈی، حضرت مولانا عبدالوہاب حافظ آباد، حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، حافظ احمد عثمان شاہد ملتان، جاوید احمد مغل ملتان، قاری محمد حفیظ اللہ ملتان، مقبول احمد اسلام آباد، رانا عبدالستار کراچی، حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ، محمد اکبر لاہور، محمد رمضان چناب نگر، محمد سعید ملتان، محمد رمضان ملتان، حق نواز حیدر آباد، محمد طفیل جاوید ملتان، یوسف ہارون ملتان، عزیز الرحمٰن رحمانی ملتان، جمال عبدالناصر شاہد کراچی، ریاض الحق کراچی، جہان شاہ کراچی، حافظ محمد رمضان لاہور، غلام یٰسین چناب نگر، اصغر علی چناب نگر، حافظ عبدالرشید ملتان، حافظ محمد نعیم کری پاک، حافظ خادم حسین کوئٹہ۔

قادیانیت سے برأت اور قبول اسلام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے والے نیک بخت خواتین و حضرات کی مختصر فہرست پیش خدمت ہے جنہوں نے بقائمی ہوش و حواس بغیر کسی دباؤ، لالچ، جبر و اکراہ کے اپنی برضا و رغبت اور پوری آزادی کے ساتھ حلفیہ بیان دیتے ہوئے واضح اعلان کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی، ملعون، کذاب، دجال کافر مرتد اور زندیق تھا اور اپنے دعوائے مجددیت، مہدویت، مسیحیت، نبوت و رسالت میں سراسر جھوٹا تھا، ہمارا مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ رہے گا۔ اللہ رب العزت تو مسلم خواتین و حضرات کو دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

☆ مشکور احمد ولد افتخار کراچی، ☆ مسماۃ آمنہ رشید فاروقی ولد عبدالرشید فاروقی کراچی، ☆ محمد اکرم خان ولد ایم فضل لاہور، ☆ مسماۃ سمیرا عامر رفیق ولد مبشر احمد کراچی، ☆ محمد آصف ولد محمد یوسف کراچی، ☆ محترمہ ڈاکٹر تبسم علوی ولد اختر حسین علوی کراچی، ☆ ریاض احمد بشیر ولد بشیر احمد کراچی، ☆ مسماۃ سعیدہ رضیہ ولد سید ریاض حسین کراچی، ☆ محمد حنیف ولد محمد ایوب کراچی، ☆ محمد داؤد ولد محمد ایوب کراچی، ☆ حبیب احمد عطاء اللہ لاہور، ☆ مختار احمد ولد منظور احمد رحیم یار خان، ☆ محمد ارشد ولد محمد اسلم کراچی، ☆ رومیہ خان ولد محمد قدیر کراچی، ☆ تنزیلہ نایاب ولد محمد عارف (مرحوم) کراچی، ☆ محمد رفیق ولد محمد صدیق راجپوت کوئٹہ، ☆ منیزہ خانم زوجہ محمد رفیق کوئٹہ، ☆ عابدہ خان ناز ولد محمد رفیق، ☆ فریدہ خان ولد محمد رفیق، ☆ افشاں رفیق ولد محمد رفیق، ☆ عادل رفیق ولد محمد رفیق، ☆ فرخ رفیق ولد محمد رفیق کوئٹہ، ☆ نذیر احمد ولد عبدالعزیز قوم شیخ کراچی، ☆ عقیل احمد ولد شیخ نذیر احمد، ☆ مسماۃ عرب خاتون زوجہ منصور احمد، ☆ عائشہ ثوبیہ ولد منصور احمد کراچی، ☆ محمد امجد ولد جلال خان کراچی، ☆ ڈاکٹر عمران شیخ ولد لطیف احمد کراچی، ☆ مبارک احمد ولد محمد صادق قوم ارائیں کری، ☆ غزالہ بشیر ولد بشیر احمد کراچی، ☆ مسماۃ آمنہ حفیظ بنت جمیل احمد کراچی، ☆ ناصر رضوان ایڈووکیٹ ولد رضوان خان کراچی، ☆ دولت خان ولد

حاجی عجب خان پشاور، ☆ عظیم اقبال عرف جمی علاقہ بھٹ گنج مردان، ☆ پروفیسر منور احمد ساکن محمود آباد جہلم خاندان کے انیس افراد، ☆ وزیر علی ولد علی محمد چھل کہت، ☆ اقبال احمد قصور، ☆ ندیم اقبال ایڈووکیٹ قصور، معہ بیٹی و بیگم۔ اس طرح کل ۹۲ خواتین و حضرات قبول اسلام کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کی پناہ میں آنے والے لوگوں کو قادیانی ہر طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت نو مسلم خواتین و حضرات کو قادیانیت کے دجل و فریب سے محفوظ فرما کر دین اسلام پر استقامت بخشے۔ (آمین)

ربوہ کا نام چناب نگر:

قرآن مجید میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے متعلق آیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: "ہم نے ان دونوں کو اونچی جگہ جو سر سبز و شاداب پانی اور سکون کی جگہ تھی پر پناہ دی۔" اونچے ٹیلے کو عربی میں ربوہ کہتے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی نے جعلی طور پر مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ قادیانیوں نے دجل سے کام لے کر پاکستان میں بسائے گئے اپنے مرکز کو ربوہ کا نام دے دیا۔ اس کے لئے ملک کی تمام دینی جماعتوں پر مشتمل آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے موقعہ بموقعہ گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ اس کا نام تبدیل کیا جائے۔ اس دفعہ پنجاب اسمبلی کے ممبر مولانا منظور احمد نے ربوہ نام کی تبدیلی کے لئے قرارداد جمع کرائی لیکن افسوس کہ متبادل نام تجویز نہ کیا۔ اللہ کی شان جس دن قرارداد اسمبلی میں پیش ہوئی موصوف عرب امارات کے سفر پر تھے، ان کی جگہ حزب اختلاف کے قائد جناب سعید احمد منہیں نے قرارداد پیش کی جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ قادیانیوں نے دیکھا کہ ربوہ کا نام تبدیل ہونے کی منظوری ہو گئی ہے لیکن متبادل نام نہیں رکھا گیا۔ ان کی طرف سے احمقانہ یہ کوشش ہوئی کہ اس کا نام "نواں قادیان" رکھ دیا جائے، بعض سادہ لوح زبانیں بھی ان کی بولی بولنے لگیں۔ آل پارٹیز مجلس عمل نے لاہور میں اپنا اجلاس منعقد کر کے ایک وفد تشکیل دیا جس نے وزیر بلدیات شوکت داؤد سے ملاقات کی اور نواں قادیان کے نام پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا۔ اس دوران چک ڈھگیاں وغیرہ پرانا نام بحال کرنے کا فیصلہ ہونے کا چانس پیدا ہو گیا۔ قادیانیوں نے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر خفیہ ذرائع استعمال کئے اور نواں قادیان کا نوٹیفکیشن جاری کرالیا اور اسی روز ہی شام کو ربوہ کے کئی مقامات پر نواں قادیان کے بورڈ آویزاں کر دیئے گئے۔ اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو شدید تشویش لاحق ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا مفتی محمد جمیل خان نے دوسرے رفقاء کے ساتھ مل کر جناب وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کے داماد کیپٹن صفدر خان صاحب سے ملاقات کی اور چند دنوں بعد نواں قادیان کا نوٹیفکیشن منسوخ ہو کر چناب نگر کا نوٹیفکیشن جاری ہو گیا۔ قادیانیوں کو دوہری ذلت اٹھانی پڑی، نہ ربوہ رہا نہ نواں قادیان۔ اب اس کا نام چناب نگر ہے (الحمد للہ)

توہین رسالت کے قادیانی ملزم کو سزا:

ملزم مصطفیٰ قادیانی علاقہ تھانہ صدر ڈیرہ غازیخان قادیانیت کی تبلیغ کرتا تھا، اس نے ایسا لٹریچر تقسیم کیا جو بدراوت ۲۹۵۔ ۲۹۸ کے تحت قابل دست اندازی پولیس تھا۔ اس پر کیس درج ہوا، خصوصی عدالت ڈیرہ غازیخان میں اس کے خلاف کیس چلا ۱۳ سال قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ کی مجرم کو سزا ہوئی۔

مرکزی دار المبلغین:

☆...... مرکز کے زیر اہتمام اس سال بھی چناب نگر میں سالانہ قادیانیت و عیسائیت کے رد کا کورس کرایا گیا۔ ملک بھر سے ۱۴۶ علماء و طلباء نے داخلہ حاصل کیا اور تعلیم حاصل کی ۱۳۳ شرکاء نے امتحان میں شرکت کی، جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کے اختتامی بیانات ہوئے، حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے طلباء کرام کو اپنے دست مبارک سے اسناد تقسیم فرمائیں۔

اس سال ملک بھر کے منتخب دینی مدارس میں یک روزہ، سہ روزہ کورسز کا اہتمام کیا گیا، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، اور دوسرے حضرات علماء کرام نے ان تربیتی پروگراموں میں بیانات کئے، یوں سینکڑوں علماء و طلباء کو قادیانیت کے فتنہ کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار کیا گیا۔

اس سال بھی شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ میں تین ماہ کا مرکزی دفتر میں کورس رکھا گیا۔ اس میں شریک ہونے والے علماء کرام مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالحکیم چیچہ وطنی دیپالپور، مولانا خالد میر آزاد کشمیر، مولانا محمود الحسن کو راولپنڈی میں مبلغ مقرر کیا گیا۔

حسب سابق ہر تین ماہ کے بعد مبلغین حضرات کی میٹنگ کر کے ملک بھر میں تبلیغی پروگرام بنائے گئے۔ کانفرنسیں، لٹریچر کی تقسیم، مقدمات کی پیروی، بار رومز میں خطابات، خصوصی ملاقاتیں، خطبات جمعہ، دروس، مدارس میں بیانات غرض تمام ذرائع استعمال کر کے اپنی بساط کی حد تک تبلیغ اسلام کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فریضہ ادا کیا۔

گوہر شاہی کیس کے ضمن میں عالمی

مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی

گوہر شاہی کو تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا:

انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میر پور خاص نے انجمن سرفروشان اسلام کے نام نہاد اسلام سے برگشتہ سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا سنائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے ۲/ مئی ۱۹۹۹ء کو ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں مذکورہ گروہ کے بارے میں ایف آئی آر ۹۹/ ۱۰۸ کرائی تھی، جس کے نتیجے اور عدالتی فیصلے میں گوہر شاہی ۲۹۵-اے اور ۲۹۵-سی کے تحت تین بار عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی جرمانے کی عدم ادائیگی کی صورت میں مزید ایک سال قید بھگتنا ہوگی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ ۹،۸ کے تحت مجرم کو سات سال قید اور پندرہ ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ جرمانے کی عدم ادائیگی کی صورت میں مزید آٹھ ماہ کی سزا بھگتنا ہوگی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ ۶ ارکان، ۷ سطور، ۱۹۹۷ء کے تحت مجرم کو عمر قید اور پچاس ہزار جرمانے کی سزا سنائی گئی جرمانہ ادا نہ کرنے پر مجرم کو مزید ایک سال سزا بھگتنا پڑے گی۔

ختم نبوت کانفرنس بر منگھم کا انعقاد اور کامیابی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جہاں اندرون پاکستان تمام چھوٹے بڑے شہروں، دیہات اور قصبات میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد، اجتماعات، کنونشن، دروس، اور لٹریچر کی مفت تقسیم کا کام خوبی سر انجام دیا گیا، وہاں بیرون ملک بھی مثبت سرگرمیاں جاری و ساری رہیں۔ گزشتہ سال چودھویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بر منگھم میں ۸/ اگست ۱۹۹۹ء کو جامع مسجد بر منگھم میں زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی منعقد ہوئی، جس میں اندرون پاکستان و بیرون ممالک کے بیسیوں اکابر علما اور مفکرین اسلام نے شرکت کی اور ہزاروں سامعین نے افادہ حاصل کیا، جبکہ امسال پندرھویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع بر منگھم میں ۶/ اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہو رہی ہے جس میں قائدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مختلف ممالک کے نمائندگان اور سامعین انشاء اللہ بھرپور شرکت کریں گے۔

حج اسکیم کی کامیابی:

جناب صاحبزادہ حافظ محمد عابد مرحوم کی تحریک پر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی کے توسط سے ہر سال مبلغین ختم نبوت کو حج کرانے کی سعادت کا سلسلہ جاری ہوا جس کے تحت حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی لاہور، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کراچی، مولانا جمال اللہ الحسینی مرحوم سندھ، جناب حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ ملتان، چوہدری محمد طفیل ملتان، مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ محمد ثاقب گوجرانوالہ، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا عبدالعزیز جتوئی کوئٹہ، مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاولپور، حج کی ادائیگی کی سعادت سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔ مستقبل میں کن کن نیک بخت کے نام قرعہ اندازی میں نکلتا ہے، یہ اللہ رب العزت ہی کو معلوم ہے۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ جاری و ساری رہے اور تحفظ ختم نبوت کے پروانے حج و عمرہ اور زیارت روضہ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔ (آمین ثم آمین)۔

تمنا ہے درختوں پر تیرے روضے کے جا پہنچوں
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

☆☆..............☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام

پہلا ردِ قادیانیت کورس

بمطابق: 11 تا 17 جون 2000ء
مغرب تا عشاء روزانہ

بمقام:
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
(اسلام آباد)

مدرس: خطیب ختم نبوت، مناظر اسلام، فاتح چناب نگر
حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی مدظلہ

قارئین ختم نبوت سے احباب سمیت شرکت کی اپیل ہے

الداعی الی الخیر: قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)
مکان نمبر1159، گلی نمبر49 سیکٹر G-6-1-3، اسلام آباد فون: 829186

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوت

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم رحیم یار خان کی طرف سے تعزیتی خط

خدمت جناب عزیز القدر حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی بذریعہ ٹیلی فون حضرت اقدس لدھیانوی قدس سرہ کی شہادت کی روح فرسا اطلاع ملی۔ سنتے ہی دل و جگر پارہ پارہ ہو گئے، چشم پرنم ہو گئی، نماز ظہر کے بعد مختصر خطاب کے بعد دعا کی گئی۔ قرآن پاک کی تلاوت کر کے ایصال ثواب کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرشد العلماء والصلحاء کی مغفرت فرما کر ان کو اپنے جوار رحمت میں مقام اعلیٰ عطا فرمائیں۔ (آمین)

آسماں راحق بود گر خوں ببارد بر زمین
بروصال شیخ مستعصم امیر المومنین

آپ چونکہ حضرت اقدسؒ کے روحانی فرزند ہیں، لہٰذا میں آپ سے تعزیت کر رہا ہوں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لو كانت الدنيا تدوم لواحد
لكان رسول الله فيها مخلدا

شریک غم و خاکسار
منظور احمد نعمانی

جامعہ کراچی میں تعزیتی اجلاس

دنیائے اسلام کے عظیم مفکر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر ملال کے حوالے سے ایک تعزیتی اجلاس "شعبہ القرآن والسنۃ" کلیہ معارف اسلامی کراچی یونیورسٹی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲/ مئی ۲۰۰۰ء بروز پیر بوقت ۱۰ بجے صبح شعبہ ہذا میں منعقد کیا گیا، جس میں اساتذہ کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے سانحہ شہادت پر انتہائی غم والم کا اظہار کیا گیا اور پسماندگان و لواحقین سے اظہار تعزیت کے ساتھ ایصال ثواب کیا گیا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے واقعہ پر مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے

راولپنڈی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت کے المناک واقعہ پر آج راولپنڈی میں جامعہ اسلامیہ صدر کے باہر ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے قاری سعید الرحمٰن، قاضی عبدالرشید، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا ظہور علوی، مولانا عبدالحنان اختر، قاری عبدالرشید ایڈووکیٹ، قاری فضل ربی، مولانا تاج محمد، مولانا محمد اکرم ہمدانی، مولانا میاں محمد، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا عبدالخالق، مولانا عبدالغفار توحیدی، مفتی اسرار احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ایک طرف امن وامان کا دعویٰ کرتی ہے جبکہ دوسری طرف بڑے بڑے علمائے کرام شہید ہو رہے ہیں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت نے تو تمام دعووں کو غلط قرار دے دیا۔ ایسی حکومت کو اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں، اگر قاتل گرفتار نہیں کئے گئے تو علمائے کرام تحریک چلانے سے دریغ نہیں کریں گے۔ دریں اثناء رحیم یار خان میں احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالرؤف ربانی نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کی گرفتاری تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ میرپور خاص میں احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے علمائے کرام نے کہا کہ مولانا کی شہادت نے عالم اسلام کو یتیم کر دیا۔ ماریشس میں علمائے کرام کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ابوبکر مانجو، مولانا عبدالمطلب، مولانا عبدالمالک نے کہا کہ مولانا کی شہادت کی وجہ سے ہم بڑی علمی میراث سے محروم ہو گئے۔

یورپ کے مسلمانوں پر خبر سنتے ہی غم کی لہر دوڑ گئی

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت اسٹاک ویل گرین میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر تعزیتی جلسہ ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا عزیز الرحمٰن کراولے، احمد عثمان ایڈووکیٹ، قاری محمد ہاشم، مولانا حافظ اکرام ربانی، طہٰ قریشی، سید عمران زکی، حافظ عبدالرحمٰن افضل، مفتی اسمٰعیل نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون کے سلسلے میں تحریک کے دوران مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو شہید کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ عقیدۂ ختم نبوت اور توہین رسالت قوانین کے تحفظ کے مشن سے ہٹ جائیں، لیکن مسلمان یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اس کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں، اس سے کسی صورت میں پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ جس مقصد کے لئے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے جان کا نذرانہ پیش کیا اس سے

ختم نبوۃ

مسلمان کسی طرح روگردانی نہیں کر سکتے۔ قبل ازیں جامع مسجد کرائوے، جامع مسجد کی شیفیلڈ میں بھی تعزیتی اجتماعات منعقد ہوئے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے تعزیتی اجلاس میں پورے ملک کے افراد نے شرکت کی

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے تعزیتی جلسہ میں پورے ملک سے جماعتی احباب نے شرکت کی۔ پنجاب کے شہر لاہور، گوجرانوالہ، جہلم، گجرات، راولپنڈی، اسلام آباد، اٹک، میانوالی، بھکر، لیہ، ملتان، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان، ڈیرہ اسمٰعیل خان، مانسہرہ، پشاور، گھوٹکی، جیکب آباد، دادو، مورو، گمبٹ، خیرپور، سانگھڑ، ٹنڈوآدم، حیدرآباد، میرپور خاص، جھڈو، ڈگری، ٹنڈو غلام علی، بدین، گولارچی، کھوسکی، اور دیگر شہروں سے احباب نے بھرپور انداز میں شرکت کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو کال دے گی تمام مسلمان اس کال پر لبیک کہیں گے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر بھکر، میانوالی میں بھی بھرپور احتجاج

بھکر (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی المناک شہادت پر بھکر، دریاخان، کلورکوٹ، چیلاں، نواں جنڈانوالہ، ہرنولی، خانقاہ سراجیہ، کندیاں، میانوالی، موسیٰ خیل، عیسیٰ خیل، اور دیگر شہروں میں بھرپور انداز سے احتجاج و ہڑتال جاری رہی۔

ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے امیر ڈاکٹر دین محمد فریدی نے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا قتل ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت کیا گیا ہے جو ملک میں مذہبی فسادات کرانے کی ایک سازش ہے جس کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن ناکام بنادیں گے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ایک غیر سیاسی جماعت ہے اور اس کا مقابلہ صرف کفر اور ارتداد سے ہے۔ خانقاہ سراجیہ سے صاحبزادہ خلیل احمد نے کہا کہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا خون رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ رنگ لائے گا۔

اندرون سندھ مولانا لدھیانویؒ کی شہادت پر احتجاج

اندرون سندھ ٹھٹھہ، سجاول، گولارچی، بدین، کھوسکی، شادی لارج، جھڈو، نوکوٹ ڈگری، کنری، عمر کوٹ، میرپور خاص، ٹنڈوآدم، حیدرآباد، سانگھڑ، سکھر، جیکب آباد، دادو، اور سندھ کے دیگر شہروں میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر احتجاج تیسرے روز بھی جاری رہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علمأ اسلام، سپاہ صحابہ، سواد اعظم اہلسنت کے علمأ کرام مولانا محمد علی صدیقی، حکیم مولوی محمد عاشق، مولانا عبدالجبیر ہزاروی، مولانا عبدالستار چانڈیو، مولانا محمد عبداللہ سندھی، مولانا فیض اللہ، مفتی عبدالنور، مولانا شبیر احمد کرناوی، مولانا علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا عبدالسلام، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا راشد مدنی، مولانا عبدالستار، قیصر سلطان، ماسٹر عبدالواحد، مولانا محمد حسین ناصر، قاری خلیل احمد اور دیگر علمأ کرام نے اپنی اپنی مساجد اور مدارس میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے لئے ایک وسیع پیمانے پر قرآن خوانی اور تعزیتی اجلاس و جلسے کیے جس میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت فوری طور پر قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دیں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر لندن دفتر ختم نبوت میں تعزیتی اجلاس

لندن (پ ر) ممتاز عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے سلسلہ میں ایک تعزیتی اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لندن دفتر میں منعقد ہوا جس کی صدارت لندن کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے کی۔ اجلاس میں مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی محمد اسلم، عمران زکی، مولانا عزیزالرحمٰن، نعمان مصطفیٰ، احمد خان شاہد، طٰہٰ قریشی، حافظ شبیر احمد سمیت متعدد علمأ کرام شریک ہوئے۔ شرکاء اجلاس نے کہا کہ اسلامی دنیا ایک منفرد اسکالر اور مایہ ناز عالم دین سے محروم ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ مولاناؒ نے عالم اسلام کو اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے جو فوائد پہنچائے اور جو تحقیقی کام کیا ہے وہ اس قابل ہے کہ مولاناؒ کے نام پر دنیا کی مختلف جامعات میں چیئرز قائم کی جائیں۔ اجلاس کے بعد لندن سے کراچی، دفتر ختم نبوت کے ترجمان اطہر عظیم سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ مولانا کی وفات سے دنیا بھر کے بے شمار علمأ کرام یتیم ہو گئے اور اپنے شفیق استاد سے محروم ہو گئے ہیں۔

تاریخ
تحفظِ ختمِ نبوت
سیریز 2

کاروانِ تحریکِ ختمِ نبوّت کے

چند نقوش

ترتیب و تدوین محمد طاہر رزاق

☆ وہ نقوش ...... جو آج بھی عشق رسالتؐ کے آسمان پر ستارے بن کر جگمگا رہے ہیں۔

☆ وہ نقوش ...... جو صحابہ کے عہد زرّیں سے گزرتے ہوئے، گنبد خضراء میں جا پہنچتے ہیں۔

☆ وہ نقوش ...... جن کا سلسلہ ...... جنگ یمامہ کے شہداء اور غازیوں سے جا ملتا ہے۔

☆ وہ نقوش ...... جن سے مجاہدین ختم نبوت کی آنکھوں کو روشنی ...... اور قلوب کو ایمان کی حدت ملتی ہے۔

☆ وہ نقوش ...... جو ہماری ملی غیرت و حمیت اور حب رسولؐ کا ایک عظیم اثاثہ ہیں۔

☆ وہ نقوش ...... جن سے پاسبانانِ ختم نبوت کو منزل کا سراغ ملتا ہے۔

آؤ ہم بھی ان نقوش پہ چلتے ہیں۔ کیونکہ یہ نقوش مسافر کو جنت الفردوس میں لے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ۔ یہ کتاب آپ کے جذبوں اور ولولوں کی تعمیر میں ایک معمار ثابت ہوگی۔

پڑھیں ...... اور اپنا ایمانی کردار ادا کریں

بہترین کاغذ، اعلیٰ پرنٹنگ، چہار رنگا خوب صورت ٹائٹل،

صفحات : 208 قیمت :-/80روپے، مجاہدین ختم نبوت کیلئے خصوصی رعایت

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان

احتساب قادیانیت جلد سوم

مجموعہ رسائل مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

مراق مرزا	عمر مرزا	اختلافات مرزا	بشارت احمد علیہ السلام

نزول مسیح علیہ السلام	سلسلہ بہائیہ و فرقہ مرزائیہ	مرزائیت کی تردید بطرز جدید

عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا' مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی

مرزائیت میں یہودیت و نصرانیت	مرزا قادیانی نبی نہ (ایک مناظرہ)
حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں	حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ

مرزا قادیانی کی کہانی! مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان

مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں	معجزہ اور مسمریزم میں فرق
سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات نادرہ	انجیل برناس اور حیات مسیح

حضرت عیسیٰ کا رفع اور آمد ثانی ابن تیمیہ کی زبانی' مرزا کی کذب بیانی

صفحات 544 طباعت و کاغذ عمدہ' کمپیوٹرڈ کتابت' رنگین ٹائیٹل' قیمت صرف =/100 روپے

نوٹ : رقم کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ وی پی نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان